نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ

قادیان دارالامان سے ہر مہینہ کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

ماہوار مذہبی علمی و اخلاقی رسالہ احمدی خواتین کا

نمبر ۱

جلد ۱۳

ایڈیٹر

محمد یعقوب مولوی فاضل

چندہ سالانہ دو روپے

جون ۱۹۳۹ء

RAFI LIBRARY QADIAN

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیفِ تغزّل

شمعِ تابندہ پہ پروانے کو قرباں کر دیا
کیفِ الفت مجھکو وُہ بخشا، غزلخواں کر دیا

بات کیا کلیوں سے کہدی تُونے اے جانِ جہاں
کس ادا نے تیری ہر غنچے کو خنداں کر دیا

گفتگو کے بعد چلتا ہے طبیعت کا پتہ
رُوح کو اعمال کے پردے میں عریاں کر دیا

قلب کی یہ بیقراری، یہ تڑپ، مایوسیاں!
تُونے کس بسمل کو یارب پا بہ زنداں کر دیا

مُسکرایا دیکھکر صنعت کو اپنی جبکہ تُو
خاک کے ہر ایک ذرّے کو درخشاں کر دیا

دِل تمہارا جلوہ گاہِ ایزدی تھا دوستو
تم نے اس جلوہ سرا کو وقفِ عصیاں کر دیا

اے مسیحائے زماں ہو جاؤں تجھ پر مَیں نثار
تشنہ گانِ حق کو در آغوشِ جاناں کر دیا

دِی مریضوں کو دوا؟ مُردوں کو بخشی زندگی
تُونے آکر عام اِک اعلانِ درماں کر دیا

کس لئے خونِ شفق دکھلا کے او پیرِ فلک
اُن کو حیراں کر دیا، مجھکو پریشاں کر دیا

جس طرف دیکھو چمن میں گل کا اک انبار ہے
حُسن اپنا کس نے یارب اتنا ارزاں کر دیا

دِل تمہارا ہے تمہیں ہر طرح کا ہے اختیار
کیا ہُوا، گر مُبتلائے یاس و حرماں کر دیا

جی لبھاتا تھا مرا پہلے تبسّم غیر کا
شاکرہ ہر لطف کو اب نذرِ جاناں کر دیا

(شاکرہ خاتون لکھنوی، قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسئلہ خلافت اور جماعت احمدیہ

جماعت کے ہر فرد کو خلیفہ وقت کی کامل اطاعت کرنی چاہیئے

(از محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت ظاہر کرنے کیلئے دو بہت بڑے ذریعے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ ایک قدرت کا اظہار تو خدا تعالیٰ براہ راست کرتا ہے۔ اور دوسری قدرت جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ مومنوں کی تقویت کرتا ہے۔ اس کا ظہور بالواسطہ ہوتا ہے۔ یہ دونوں قدرتیں نبوت و خلافت کہلاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ اوّل تو دنیا میں نبی کو بھیجتا ہے۔ اور پھر اس کی وفات کے بعد اس کے سلسلہ کو خلفاء کے ذریعہ قائم رکھتا ہے۔ چنانچہ نبی کی وفات کے بعد وہ مقدس اور پاک ہستیاں جن کو خدا تعالےٰ نے جماعت کی ترقی کے لئے مقرر کیا ہوتا ہے۔ خلیفہ یا امام کہلاتی ہیں۔

نبی کی وفات کے بعد منکرین خوش ہوتے ہیں۔ کہ اب یہ سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ جو نبی کو اس لئے مبعوث فرماتا ہے تا اپنا جلال دنیا پر ظاہر کرے۔ یہ نہیں چاہتا کہ منکرین کو ایسی خوشی حاصل ہو۔ اسی لئے وہ نبی کے بعد خلفاء کے ذریعہ اس کی جماعت کو ترقی پر ترقی بخشتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی آیت وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا۔ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون۔ میں اللہ تعالیٰ مومنوں سے وعدہ فرماتا ہے کہ میں ضرور خلفاء مقرر کروں گا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرماتا ہے کہ مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ خلیفہ کی مخالفت نہیں ہوتی وہ غلطی پر ہے کیونکہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو پہلے خلفاء سے معاملہ ہوا۔ وہی آئندہ جاری رہیگا۔

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ کامیابی اُسی کام میں حاصل ہوتی ہے۔ جو کسی نگران کی اطاعت میں کیا جائے۔ اور اس کی فرمانبرداری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی پوری پوری کیجائے۔ ایک بچہ جب سکول جاتا ہے۔ تو وہ اسی صورت میں دولت علم سے مالامال ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہر بات میں اپنے اُستاد کی کامل اطاعت کرے۔

خلیفہ کی اطاعت ہم پر واجب ہے۔ کیونکہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور ان کے بعد خلافت قائم ہوئی۔ تاکہ حقیقتِ اسلام اور قرآن شریف کی اصل تعلیم کو ظاہر کیا جائے۔ ہماری آنکھوں سے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ حقیقت اوجھل نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ ہماری کامیابی کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ ہماری جماعت میں سے ہر فرد اپنے امام کی اطاعت اور فرمانبرداری کا کامل نمونہ بنے۔ اور وہ امام کے قائم کئے ہوئے نظام میں اس طرح پیوست ہو جائے۔ جس طرح ایک قلعہ کی دیوار میں اینٹ پیوست ہوتی ہے۔ اس کی ہر حرکت امام کے اشارہ پر ہو۔ ایک فوج دُوسری فوج کے مقابلہ میں اسوقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جبتک وہ اپنے سپہ سالار کی پوری پوری اطاعت نہ کرے اسی طرح ایک جماعت بھی کسی طرح کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اپنے امام اور خلیفہ کی اطاعت ایسے رنگ میں نہ کرے۔ جس کے مقابلہ میں دنیا کی تمام طاقتیں کچھ بھی حقیقت نہ رکھتی ہوں۔ اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ دنیا میں غیر معمولی کامیابی حاصل کریں۔ اور عظیم الشان انقلاب پیدا کریں۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم خلیفۂ وقت کی کامل پیروی کریں۔ اپنی کسی خواہش۔ کسی آرزو۔ اور کسی تمنّا کو اس کے حکم کے آگے وقعت نہ دیں۔ اور ہر چیز قربان کرنے میں ذرہ بھر بھی دریغ نہ کریں۔ یہی وہ چیز ہے۔ جو کامیابی کا موجب بن سکتی ہے۔ اور یہی وہ ہتھیار ہے۔ جس کا مقابلہ ساری دنیا مل کر بھی نہیں کر سکتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔ کہ جو شخص اپنے وقت کے امام کو شناخت نہ کرے۔ اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے۔ پس اگر ہمیں یہ سعادت حاصل نہیں۔ تو ہمارا کہیں بھی ٹھکانا نہیں۔ تجربہ بتاتا ہے کہ جس نے بھی خلافت سے علیحدگی اختیار کی وہ تنزل کے گڑھے میں گر گیا۔ حدیث شریف میں بھی آتا ہے۔ من شذّ شذّ فی النّار۔

پس ہمیں سمعنا و اطعنا کا کامل نمونہ بننا چاہیئے۔ اور اپنی پوری کوشش اس بات پر صرف کرنی چاہیئے۔ کہ ہم اطاعتِ امام کا بہترین نمونہ بنیں۔

اعانتِ مصباح

بیگم صاحبہ جناب قریشی عبد اللطیف صاحب P.W.I جے پور کے ہاں بچی تولد ہوئی ہے۔ اس خوشی میں موصوفہ نے ڈیڑھ روپیہ کی رقم دفتر مصباح میں ارسال فرمائی ہے۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء۔ دُوسری بہنوں کو بھی خوشی کے مواقع پر مصباح کی اعانت کا خیال رکھنا چاہیئے۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معارف القرآن

یعنی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ

کے

فرمودہ درس قرآن شریف سے نوٹ

(مرتبہ لجنہ اماء اللہ قادیان)

سورۃ الطارق پارہ ۳۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَیں اللہ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں۔ جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ۔ قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی۔ اس سورۃ میں یہ ایک قانون بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہر تاریکی کے بعد ایک روشنی دنیا میں آتی ہے۔

اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ۔ وہ ستارہ جو چمک رہا ہو۔ طارق کے لفظی معنے رات کو آنیوالے کے ہیں۔ اسی لئے رات کو آنے والے مسافر کو بھی طارق کہتے ہیں۔ طارق کے اصل معنے دستک دینے والے کے ہیں۔

النجم۔ وہ ستارہ ساری تاریکیوں کو دُور کر دیگا۔ یہی حال دنیا میں باقی چیزوں کا ہے۔ ہر رُونما ہونیوالے واقعہ کے آثار پہلے سے شروع ہو جاتے ہیں۔ یعنی ہر کام کی پہلے ہی کچھ علامتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔

اِنْ: بمعنے نہیں استعمال ہوا کرتا ہے۔

لَمَّا: اِلَّا۔ دَافِقٍ: اچھلنے والا۔ ٹپکنے والا۔

یَوْمَ تُبْلَی السَّرَآئِرُ: جس دن چھپی ہوئی باتیں ظاہر کی جائیں گی۔

وَالسَّمَآءِ: یہاں پر سماء سے مراد بادل ہیں

ذَاتِ الرَّجْعِ: باربار لوٹنے والے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ: ہم بادلوں کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جو بار بار آنے والے ہیں۔

وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ: زمین جو پھٹنے والی اور اُگانے والی ہے۔

اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ۔ یقیناً ہمارا قول سچ اور جھوٹ میں فیصلہ کرنے والا ہے۔

وَمَا ھُوَ بِالْھَزْلِ۔ وہ ہنسی ٹھٹھول کا قول نہیں۔

اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ۔ یہ لوگ تیرے خلاف تدبیریں کرتے ہیں۔ اور میں ان کے خلاف تدبیریں کروں گا۔

فَمَھِّلِ الْکٰفِرِیْنَ: پس تو ان کافروں کو تھوڑی سی ڈھیل دے۔

رُوَیْدًا: تھوڑی سی۔

مطلب یہ کہ اُن کے لئے بددعا نہ کرنا۔ یہ کام ہم پر چھوڑ دے۔ جب ہم چاہینگے ان کو سزا دیں گے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۃ الاعلیٰ پارہ ۳۰

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى: تو اپنے سب سے زیادہ بلند شان والے رب کی پاکیزگی بیان کر۔ دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں جو نقائص سے کلیتہً منزّہ ہو۔ ماں اگر اپنے بچے کی ناپاکی اور گند کو صاف کرتی ہے۔ تو بادشاہ اپنی رعایا کے گندوں کو دھوتا ہے۔ یعنی جو دُکھ اور تکلیفیں رعایا کو ہوتی ہیں۔ اُن کو دُور کرتا ہے۔ اسی طرح کبھی ماتحت اپنے افسروں کو پاک کرتے ہیں یعنی انکی غلطیاں درست کرتے ہیں۔ یا اُن کی غلطیوں سے انہیں آگاہ کرتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی ذات تمام قسم کی غلطیوں سے منزّہ ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى۔

اَلَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى۔ وہ خدا جس نے پَیدا کیا۔ اور پھر ہر چیز کو اُس نے مناسب طاقتیں دیں۔ وہ رب تمہارا کب سے ہے۔ کیا آج ہو گیا ہے۔ نہیں رب وہ ہے کہ تم کو اُس نے پَیدا کیا ہے۔ اور ایسا پَیدا کیا ہے کہ کوئی نقص اُس نے تم میں نہیں رکھا۔

سَوّٰى: جعلہ سویا: اُسنے بے عیب بنایا۔

وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى: اور پھر پَیدا کر کے چھوڑا نہیں۔ اور تم سے غافل نہیں ہو گیا بلکہ تمہارے لئے ہر ایک قسم کے اندازے اُس نے مقرر کئے ہیں۔ اور پَیدا کرنے کے ساتھ ہی عقل، فہم، فراست اور سمجھ عطا کر دی ہے۔

وَالَّذِيْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى۔ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى: اور وہ جس نے چارہ اُگایا۔ پھر اسے خشک سیاہ بنا دیا۔ غثاء: (۱) درخت کے پتّے جو سُوکھ کر جھڑ جائیں۔ اور جھڑ کر گل جائیں (۲) ہر وہ سوکھی ہُوئی چیز جس کی طاقت ماری جائے (۳) ہر وہ پُرانی چیز جس کا اثر جاتا رہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے چارہ پَیدا کیا۔ جب وہ جانوروں کے کھانے کے کام نہیں آتا تو گل سڑ کر بدبودار ہو جاتا ہے۔ اس میں انسانوں کو اللہ تعالےٰ نے اس امر کی طرف متوجہ کیا ہے کہ تم خوب دیکھ لو۔ ہم نے ترقی کے ذریعے مقرر کئے ہُوئے ہیں۔ مگر جس طرح گھاس سے کام نہیں لیا جاتا۔ تو وہ بیکار اور ردّی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ترقی کے سامانوں سے تم فائدہ نہ اٹھاؤ گے۔ تو ناکارہ ہو جاؤ گے۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى: اللہ تعالےٰ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے کہ ہم تجھے جلد ہی ایک اعلیٰ درجہ کی عظیم الشان تعلیم دیں گے۔ اور تم اس کو بھولو گے نہیں۔ یا اس کو بھولنا نہیں۔ ایک دُنیا نے قرآن شریف لوگوں کو بھلانا چاہا۔ مگر کوئی بھلا نہ سکا۔ لاکھوں حافظِ قرآن۔ اور لاکھوں نہیں کروڑوں قرآن شریف کے نسخے موجود ہیں۔ جو دُنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہُوئے ہیں۔

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ: مگر جو چاہے اللہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے یہ معنے نہیں کہ قرآن شریف کا کوئی حصہ بھلا دیا جائے گا۔ کیونکہ یہی الفاظ جنتیوں کی نسبت بھی فرمائے ہیں۔ حالانکہ جنتی جنت سے نکالے نہیں جائیں گے۔ اصل میں یہ کلمات اللہ تعالیٰ کی بے نیازی کے ہیں۔ اور وہ ان کلمات کے ذریعے اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے کہ گو ہم ایسا کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی اختیار اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ کیونکہ کسی کے حکم کے ہم تابع نہیں۔

اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى: اللہ تعالےٰ ہر ایک چیز کو جانتا ہے۔ اور وہ خفی اور جہر کا علم رکھتا ہے۔ وہ شریعت میں بعض رخصتیں دینا بھی ضروری سمجھتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ لوگوں کو سفر، بیماریاں اور مشکلات بھی پیش آئیں گی۔

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى: اس بات کو یاد رکھو۔ ہم تمہارے لئے احکام آسان کریں گے ایسی شریعت نہیں دیں گے جو لوگ سمجھ ہی نہ سکیں۔

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى: پس نصیحت کرو کیونکہ نصیحت کرنے میں ضرور نفع ہوا کرتا ہے۔ یعنی جب ہم نے ایسی آسان شریعت کی طرف تمہاری رہنمائی کی ہے۔ تو چاہیئے کہ تم اوروں کے سامنے بھی اس کو پیش کرو۔

اِنْ یہاں پر قَدْ کے معنوں میں آیا ہے۔

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى: جو لوگ خدا کا خوف دل میں رکھتے ہیں۔ وہ اس سے نصیحت حاصل کر لینگے۔ ہاں وہ لوگ جو شقاوت کی حد کو پہنچ گئے ہیں۔ وہ اس سے الگ ہو جائینگے ایسے شخص جن کے متعلق انکے اعمال کی خرابی کیوجہ سے فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ بہت بڑی آگ میں ڈالے جائینگے جہاں انکی ایسی حالت ہو گی کہ وہ نہ مریں گے نہ جئینگے۔ بہت لوگ دنیا میں ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ دس دس، پندرہ پندرہ سال انکی بیماری طول پکڑ جاتی ہے اور وہ نہ مرتے ہیں نہ جیتے ہیں پس ایسے عذاب اس دنیا میں بھی موجود ہیں +

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى۔ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى۔ ہاں وہ انسان کامیاب ہو گیا جو پاک ہو گیا اور جس نے اپنے رب کا نام بیان کیا اور پھر اس کے احکام کے مطابق عمل کیا۔ یہ دلیل دہریوں کے مقابلہ میں ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ خدا نہیں۔ حالانکہ اگر خدا نہیں تو پھر خدا کو ماننے والے لوگ کیوں اُن پر جو خدا کو نہیں مانتے ہمیشہ غالب اور کامیاب رہتے ہیں۔ تاریخ کے مطالعہ سے یہ امر ثابت ہے کہ کبھی دہریوں کو خدا تعالیٰ کے ماننے والوں پر غلبہ نہیں ہوا۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا: بلکہ تم لوگ دُنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو یعنی قرآن کریم کی تعلیم تو ایسی نہیں کہ کوئی اس کا انکار کرے ہاں جو قرآن کریم کو نہیں مانتا وہ دنیا کیوجہ سے ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں مانتا۔ کفار جو قرآن کریم کا انکار کرتے ہیں تو اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ وہ دنیا چاہتے ہیں۔ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی۔ حالانکہ آخرت بہت بہتر ہے اور وہی ہمیشہ رہنے والی ہے۔ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی ٭ یہ وہی تعلیم ہے جو پہلے صحیفوں میں ہے اور جو ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں بھی تھی۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی یہی کہا کہ دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی یہی کہا کہ دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی یہی کہا۔ اور پھر آپؐ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی کہا +

گذشتہ معموں کا حل

۱۵ اپریل کے مصباح میں جو معمے درج تھے۔ ان میں سے پہلے کا حل یہ ہے کہ کبوتروں کی تعداد ۵ اور ۷ ہے ٭

دوسرا معمہ جو گھڑیوں والا تھا۔ اس کا حل یہ ہے کہ جو گھڑیاں اتوار کو رات کے بارہ بجے چلائی جائیں گی۔ وہ بارہ دن کے بعد جمعرات کی رات کے بارہ بجے ٹھیک وقت دیں گی + (نصیرہ نزہت)

توسیع اشاعت مصباح کیلئے جدوجہد کرنا ہر احمدی عورت کا فرض ہے +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات

خدا تعالیٰ کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھو

فرمایا "وہ ایمان کیا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو یا کسی انسان کو خدا پر مقدم کرے۔ جبتک ہر ایک چیز پر خدا کو مقدم نہ کیا جائے۔ تو وہ مشرک کہلاتا ہے۔ دیکھو ہمیں دو دفعہ موقع پیش آیا ہے۔ ایک دفعہ تو مولوی عبد الکریم صاحب کی وفات پر جب کہ نہایت زور سے دعا مانگنے کے بعد الہام ہوا۔ ان المنایا لاتطیش سہامھا۔ اور پھر بھی دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا۔ تو الہام ہوا کہ یا ایھا الناس اعبدو ربکم الذی خلقکم۔ یعنی اے لوگو اس خدا کی پرستش کرو۔ جس نے تم کو پیدا کیا۔ پھر مبارک احمد کی وفات کے وقت بھی یہی الہام ہوا کہ ان المنایا لاتطیش سہامھا۔ اور پھر الہام ہوا کہ یاایھا الناس اعبدو ربکم الذی خلقکم۔ یعنی اس شخص نے مرنا ضرور ہے اور عبادت کے لائق وہی ہے۔ جس نے تم کو پیدا کیا۔ یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے۔ اسی سے دل لگاؤ۔ پس ایمانداری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے۔
اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلہ
میں ہیچ سمجھا جائے۔ اور جو شخص اولاد کو یا
والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ
ہر وقت اُنہی کا فکر رہے۔ تو وہ بھی ایک بُت
پرستی ہے۔ بُت پرستی کے یہی تو معنی نہیں کہ
ہندوؤں کی طرح بُت لے کر بیٹھ جائے۔ اور
اس کے آگے سجدہ کرے۔ حد سے زیادہ پیار
و محبّت بھی عبادت ہی ہوتی ہے۔ ہمیں تو
بچپن سے اس بات کی سمجھ آ گئی تھی۔ اور اب
بھی ہمارا لڑکا مبارک احمدؑ فوت ہو گیا ہے۔
اور اگر ایک مبارک کی جگہ لاکھ مبارک بھی آ جائے
اور خُدا تعالیٰ فرمائے۔ کہ یا ان کی طرف جاؤ۔ یا
ہماری طرف۔ تو قسم بخدا ایک منٹ کے لئے
یا ایک سیکنڈ کے لئے بلکہ اس کے ہزارویں حصّہ
کے لئے کبھی دِل میں یہ خیال نہ پیدا ہو۔ کہ
اس کی طرف نہ جائیں۔ اور مبارک احمدؑ کی طرف
چلے جائیں۔ اولاد چیز کیا ہے۔ بچپن سے ماں
اس پر جان فدا کرتی ہے۔ مگر بڑے ہو کر دیکھا
جاتا ہے کہ بہت سے لڑکے اپنی ماں کی نافرمانی
کرتے ہیں۔ اور اس سے گستاخی سے پیش
آتے ہیں۔ پھر اگر فرمانبردار بھی ہوں۔ تو دُکھ
اور تکلیف کے وقت وہ اس کو ہٹا نہیں سکتے۔
ذرا سا پیٹ میں درد ہو۔ تو تمام عاجز آ جاتے
ہیں۔ نہ بیٹا کام آ سکتا ہے نہ باپ نہ ماں نہ
کوئی اور عزیز۔ اگر کام آتا ہے تو صرف خُدا۔
پس اُن کی اس قدر محبت اور پیار سے فائدہ
کیا۔ جس سے شرک لازم آئے۔ خُدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ انما اموالکم و اولادکم فتنۃ
اَولاد اور مال انسان کے لئے فتنہ ہوتے ہیں۔
دیکھو اگر خُدا کسی کو کہے کہ تیری کل اولاد جو مر چکی ہے
زندہ کر دیتا ہوں۔ لیکن میرا تجھ سے کچھ تعلق
نہ ہو گا۔ تو کیا اگر وہ عقلمند ہے۔ اپنی اولاد کی طرف
جانے کا خیال بھی کرے گا۔ پس انسان کی
نیک بختی یہی ہے کہ خدا کو ہر ایک چیز پر
مقدم رکھّے۔ جو شخص اپنی اولاد کی وفات پر بُرا
مناتا ہے۔ وہ بخیل بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ
اس امانت کے دینے میں جو خُدا نے اس کے
سپرد کی تھی بخل کرتا ہے۔ اور بخیل کی نسبت
حدیث میں آتا ہے کہ اگر وہ جنگل کے دریاؤں
کے برابر بھی عبادت کرے تو وہ جنّت میں نہیں
جائے گا۔ پس ایسا شخص جو خدا سے زیادہ کسی
چیز کی محبت کرتا ہے۔ اس کی عبادت نماز،
روزہ بھی کسی کام کے نہیں حضرت ایوبؑ کی
طرف دیکھو۔ کہ وہ کیسے صابر تھے۔ خُدا نے ان کا
ذکر قرآن شریف میں بھی کیا ہے۔ کہ وہ میرا ایک
صابر بندہ ہے۔ پہلی کتابوں میں ان کا ذکر
بالتفصیل لکھا ہے۔ کہ شیطان نے خُدا تعالیٰ
سے کہا۔ کہ ایوب کیوں صبر نہ کرے۔ اس کو
تو نے مال دیا ہے۔ دولت دی ہے۔ غلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دے دیئے ہیں۔ نوکر چاکر دیئے ہیں۔ اولاد دی ہے بیوی دی ہے۔ صحت دی ہے۔ تو خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ تو اس کو آزما۔ اس پر پہلے تو انکی بھیڑ بکریاں ماری گئیں۔ پھر اور بڑے بڑے جانور مارے گئے۔ پھر بھی حضرت ایوبؑ نے صبر سے کام لیا۔ اس پر شیطان نے کہا کہ ابھی اس کے پاس دولت اور غلام اور اولاد ہے۔ وہ صبر کیوں نہ کرے۔ اس پر اس کے غلام بھی مر گئے۔ پھر انہوں نے صبر کیا۔ یہاں تک کہ ہوتے ہوتے سب کچھ ہلاک ہو گیا۔ ایک وہ اور ان کی بیوی رہ گئیں۔ پھر بھی شیطان نے کہا کہ ابھی ان کی صحت درست ہے۔ اس پر ان کو جذام ہو گیا یعنی کوڑھ ہو گیا۔ پھر بھی انہوں نے صبر سے کام لیا پس جب وہ اس طرح صابر اور صادق ثابت ہوئے۔ تو خدا تعالےٰ نے اُن کو آگے سے بھی زیادہ مال و دولت، غلام لونڈیاں اور اولاد عطاء فرمائی۔ اور صحت بھی عطاء فرمائی پس جب انسان صبر سے کام لے تو اس کو سب کچھ ہی مل رہتا ہے۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ جو کام کرے۔ خدا کی رضا کے مطابق کرے۔ سعدی صاحب کیا عمدہ فرماتے ہیں کہ۔

بے حکم شرع آب خوردن خطا است
اگر خوں بہ فتویٰ بریزن روا است

یعنی اگر تم خدا کے منشاء کے برخلاف پانی پیو۔ تو وہ گناہ ہے۔ لیکن اگر تم خدا کے منشاء کے مطابق خون بھی کر دو۔ تو وہ جائز ہے۔ پس مَیں تم کو سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ خدا کے سوا جس چیز کی انسان کوئی خواہش کرتا ہے۔ نہ وہ اس کو ملتی ہے نہ خدا۔ کیونکہ اس کے سوا ہر ایک چیز فانی ہے۔ لیکن جو شخص خدا کو پسند کرتا ہے۔ اُس کو خدا بھی ملتا ہے اور دُوسری چیزیں بھی ملتی ہیں۔ اور اُسکی جو خواہش ہوتی ہے وہ پُوری ہو کر رہتی ہے ؎

(الحکم نمبر ۸ہ جلد ۱۲ مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۰۸ء)

ایک اہم کتاب کی تصنیف

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ایک اہم کتاب تصنیف کرنیکا عزم کر رہے ہیں۔ وہ چاہتے کہ جن لوگوں نے احمدیت یا خلافت ثانیہ کو کسی الہام یا کشف یا خواب کی بناء پر قبول کیا ہے اُن تمام کے الہامات اور رؤیاء و کشوف کتابی صورت میں جمع کر دیں۔ اس معاملہ میں خواتین کو بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اگر انہوں نے کسی خواب کشف یا الہام کی بناء پر احمدیت قبول کی ہو۔ یا خلافت ثانیہ کی صداقت ان پر روشن ہُوئی ہو۔ تو وہ فوراً ضبط تحریر میں لاکر اُنہیں ارسال کر دیں۔ اگر اسکے متعلق کافی مواد جمع ہو گیا تو وہ یہ مجموعہ خلافت جوبلی کے موقع پر انشاء اللہ شائع کر دینگے۔ اس سلسلہ میں بعض شرائط بھی ہیں۔ مثلاً جو کچھ لکھا جائے مؤکد بقسم لکھیں۔ اپنی تحریر پر دو آدمیوں کی گواہی ثبت کرائیں۔ یہ بھی لکھیں کہ یہ خواب کشف یا الہام کس عمر میں ہوا تھا اور اب کیا عمر ہے۔ نیز اگر کسی اخبار یا رسالے میں وہ خواب پہلے کبھی شائع ہو چکا ہو تو اس کا بھی حوالہ دیں۔ اور جو کچھ لکھیں خوشخط ہو۔ اور ایک ہی قلم اور ایک ہی سیاہی سے ہو +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاقِ نبویؐ

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(از محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

قرآن شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک کامل نمونہ قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ کہ تمہارے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کامل نمونہ موجود ہے۔ چنانچہ اگر ہم غور سے کام لیں۔ تو ہمیں نظر آ سکتا ہے۔ کہ آپ کی زندگی بچوں کے لئے بھی نمونہ ہے اور جوانوں اور بوڑھوں کے لئے بھی۔ رعایا کے لئے بھی اور حکام کے لئے بھی۔ دُنیا کے کاروباری انسانوں کے لئے بھی۔ اور زاہدوں اور عابدوں کیلئے بھی۔ بادشاہوں اور سیاست دانوں کے لئے بھی۔ اور غریبوں اور یتیموں کے لئے بھی۔ غرض زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں آپ نے اعلیٰ نمونہ پیش نہ فرمایا ہو۔ مثال کے طور پر میں چند امور کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ پیش کرتی ہوں۔

خُدا ترسی

حضور کی خدا ترسی کا یہ حال تھا۔ کہ آپ اٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے۔ چلتے پھرتے ہمیشہ التزام کے ساتھ خدا تعالےٰ کو یاد کیا کرتے۔ اور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر عبادت میں اس قدر دیر تک کھڑے رہتے۔ کہ آپ کے پاؤں مبارک متورم ہو جاتے۔ کفار تک آپ کے متعلق کہا کرتے تھے۔ کہ عشق محمد علی ربہ۔

عفو اور رحم

جب آپ ۲۱ سال ہر قسم کے مظالم برداشت کرنے کے بعد مکّہ میں شاہانہ حیثیت سے داخل ہوئے۔ تو صحنِ کعبہ میں کھڑے ہو کر قریش کے اُمراء اور رؤساء سے آپ نے پُوچھا کہ اب تم سے کیا سلوک کیا جائے۔ انہوں نے اپنی بے کسی کو دیکھ کر جواب دیا۔ کہ آپ شریف ہیں جو چاہیں کریں۔ آپ نے فرمایا۔ لا تثریب علیکم الیوم۔ نہ صرف تم کو سزا نہیں ملے گی بلکہ تمہارے کئے پر مَیں ملامت بھی نہیں کروں گا۔

ایک دفعہ آپ طائف میں تبلیغ کے لئے گئے۔ مگر وہاں کے شقی القلب لوگوں نے آپ کی بات سُننی تو درکنار الٹا آپ پر پتھر برسانے شروع کر دیئے۔ اور کئی میل تک آپ پر پتھروں کی بارش کرتے چلے گئے۔ یہ دیکھکر اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ آپ کے پاس بھیجا۔ اور اُس نے کہا کہ اگر چاہیں تو ابھی اہل طائف پر عذاب نازل کر دوں۔ فرمایا۔ نہیں مجھے اُمید ہے۔ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے۔ جو ایک خُدا کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبادت کریں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ ساری عمر کبھی آپؐ نے اپنی ذات کی خاطر کسی سے انتقام نہیں لیا۔

انصاف وعدل

جنگِ بدر کا ذکر ہے کہ آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ قید ہو گئے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ مدد کیا کرتے تھے۔ مگر چونکہ مکہ میں تھے اس لئے کفار کے زور دینے پر جنگِ بدر میں شریک ہوئے۔ اور جب قید ہوئے تو دوسرے قیدیوں کی طرح ان کو بھی باندھ کر رکھا گیا۔ اور رسیاں خوب مضبوطی سے باندھی گئیں۔ حضرت عباسؓ چونکہ ناز ونعم میں پلے ہوئے تھے۔ اس لئے تکلیف سے کراہنے لگے۔ آپکی آواز سُنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بہت تکلیف ہوئی۔ اور رنج وحزن کے آثار آپؐ کے چہرۂ مبارک سے ظاہر ہونے لگے۔ صحابہؓ نے آپؐ کی تکلیف کو دیکھکر چپکے سے اُن کی رسیاں ڈھیلی کر دیں۔ تھوڑی دیر تک جب آپؐ کو ان کی آواز نہ آئی۔ تو آپؐ نے پُوچھا۔ اب عباس کی آواز کیوں نہیں آتی۔ صحابہ کرامؓ نے جواب میں عرض کیا۔ ہم نے آپکی تکلیف دیکھ کر ان کی رسیاں ڈھیلی کر دی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ یا تو سب کی رسیاں ڈھیلی کر دو۔ یا عباسؓ کی بھی سخت کر دو+

عہد کا احترام

ایک دفعہ آپؐ ایک ہزار دشمنوں کے مقابلہ میں صرف تین سو صحابہؓ کے ساتھ جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں دو آدمی آپؐ کو ملے۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ کس طرح آئے ہو۔ انہوں نے کہا اسلام لانے کے لئے۔ مگر ہم وہاں کہہ آئے ہیں کہ ہم مُسلمانوں کی مدد کے لئے نہیں جا رہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر یہ کہکر آئے ہو تو اس کے خلاف مت کرو۔

فہم وفراست

اِسی طرح آپؐ انتہا درجہ کے فطین۔ عقلمند اور سمجھدار تھے۔ ایک نمونہ آپؐ کی کمال عقل کا آپ کی سپہ سالاری اور فوج کا انتظام ہے۔ آپؐ ہمیشہ جنگ میں فوج کو ایسی ترتیب سے کھڑا کرتے۔ اور اس طرح لڑاتے کہ باوجود دشمن کی کثرت اور اپنی قلت کے فتح ہمیشہ آپؐ ہی کی ہوتی۔

فروتنی وانکسار

آپؐ کی فروتنی وانکسار کا یہ حال تھا کہ ایکدفعہ ایک شخص آپؐ کے پاس آیا۔ تو مارے ڈر کے کانپنے لگ گیا۔ اسپر آپؐ نے فرمایا۔ ڈرو نہیں مَیں بادشاہ تو نہیں۔ مَیں تو قریش کی ایک عورت کا بیٹا ہوں۔ جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔

شجاعت

آپؐ کی شجاعت کا یہ حال تھا۔ کہ جنگِ حنین کے موقع پر مخالف تیراندازوں کے حملہ کی وجہ سے سب ساتھی آپؐ سے علیحدہ ہو گئے۔ مگر آپؐ دشمنوں کے سامنے بڑھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے۔ کہ انا النبی لاکذب۔ انا بن عبد المطلب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

97

حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ لڑائی میں سب سے زیادہ خطرناک مقام پر کھڑے ہؤا کرتے تھے۔ اور آپ کے ارد گرد وہی لوگ کھڑے ہو سکتے تھے۔ جو بہت بہادر ہوں اور سخت حملہ کے وقت ہم آپ ہی کی پناہ لیا کرتے تھے۔

پھر مدینہ کا واقعہ ہے۔ ایک رات کچھ شور سنتے ہی آپ سب سے پہلے مدینہ سے باہر اکیلے چلے گئے۔ اور جب صحابہؓ تیار ہو کر پتہ لینے کے لئے نکلے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ آپ ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر سوار ہو کر واپس تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا۔ کچھ فکر کی بات نہیں۔ مَیں پتہ لگا آیا ہوں۔

شفقت

جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی گلی کوچہ میں سے گذرتے۔ تو بچے آپ کے ارد گرد جمع ہو جاتے۔ آپ ان سے محبت کی باتیں کرتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے۔

حیا و شرم

آپ کی صغر سنی کے زمانہ میں جب کعبہ کی تعمیر شروع ہوئی۔ تو آپ نے خود بخود اپنے شوق سے اس میں حصہ لینا شروع کیا۔ اور دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر آپ بھی بَیْتُ اللّٰہ کی تعمیر کیلئے اپنے ننگے کندھے پر پتھر اٹھا اٹھا کر جمع کرتے رہے آپ نے صرف ایک تہ بند باندھا ہوا تھا۔ اور بدن پر کوئی کپڑا نہ تھا۔ یہ دیکھ کر آپ کے چچا نے آپ سے کہا کہ اپنا تہ بند اٹھا کر اپنے شانہ پر رکھ لو۔ تاکہ پتھروں کی رگڑ سے زخم نہ ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تعمیل حکم تو کی۔ مگر حیاء کا یہ عالم تھا کہ ننگے ہوتے ہی شرم کے مارے غشی کی سی حالت ہو گئی۔ اور آپ زمین پر گر گئے۔ اسی طرح جن لوگوں نے آپ کو زمانہ نبوت میں دیکھا ہے وہ شہادت دیتے ہیں کہ آپ کنواری عورت سے بھی زیادہ شرمیلے اور باحیاء تھے۔

دلداری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی کسی کی دلشکنی گوارا نہ فرماتے تھے۔ مکّہ سے ہجرت کر کے جب آپ مدینہ تشریف لائے تو انصار کے یہاں عید ہو گئی۔ اور ہر شخص کی یہ تمنّا تھی کہ محبوب رب العالمین اسکے یہاں ہی تشریف فرما ہوں۔ اس موقع پر آپ کو خیال ہؤا کہ کسی ایک شخص کو ترجیح دی گئی تو ممکن ہے دوسروں کی دل شکنی کا باعث ہو۔ اسلئے آپ نے فرمایا۔ کہ بجائے اسکے کہ مَیں خود کسی کے مکان پر ٹھہروں۔ مَیں اپنی اونٹنی کی مہار چھوڑے دیتا ہوں۔ جس مکان پر وہ ٹھیر جائے گی وہیں مَیں قیام کرونگا۔ سو خدا تعالیٰ نے یہ سعادت حضرت ایوبؓ انصاری کی قسمت میں لکھی تھی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہیں قیام فرمایا اور اس طرح کسی کو شکایت کا موقع پیدا نہ ہؤا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوش طبعی

منجملہ اور اخلاقِ فاضلہ کے آپ میں خوش طبعی بھی تھی۔ چنانچہ بچے آجاتے تو اُن کو بہلانے کے لئے کوئی قصہ بھی بیان ہوجاتا۔ کبھی بچہ کو خوش کرنے کے لئے اُس کے مُنہ پر پانی کا چھینٹا ڈالدیا جاتا۔ اہل خانہ کی دلجوئی کے لئے عرب کی مروجہ کہانی بھی سُنائی جاتی۔ مگر ساتھ ساتھ یہ تعلیم بھی تھی کہ ہنسی اس رنگ میں مت کرو۔ کہ دُوسرے کی تحقیر یا دل شکنی کا باعث ہو۔

جانوروں سے شفقت

پھر جہاں آپ انسانوں کے لئے سراسر رحمت کا موجب تھے۔ وہاں بے زبان جانوروں کے لئے بھی رحمۃ للعالمین کا آنا باعثِ رحمت ہوا۔ ایک صحابی فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے چیونٹیوں کا گھر دیکھا۔ اور جلادیا۔ آپؐ نے دیکھا۔ تو فرمایا۔ کس نے جلایا ہے۔ عرض کیا۔ ہم نے۔ آپؐ نے فرمایا۔ آگ کا عذاب دینا سوائے آگ کے مالک کے کسی کے شایاں نہیں ہے۔

غرض جو کمالات اور فضائل انبیاءِ سابقین کے لئے باعثِ امتیاز تھے وہ تمام کے تمام آپکی ذات بابرکات میں جمع ہوگئے تھے۔ سچ ہے ؎

حُسنِ یُوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

مشرقی تمدّن پر مغربیّت کا تباہ کُن اثر

زمانۂ عتیق کی زندگی ایک پُرلطف زندگی تھی جو ہر قسم کی الائشوں سے پاک اور ہر نقص سے بے عیب اور شرم وحیاء کا نقاب اوڑھے ہوئے تھی مستورات ایک عجیب قسم کی زندگی رکھتی تھیں۔ جن کا کام ماں باپ کی خدمت، خاوند کی اطاعت گزاری۔ اور مذہبی کاموں میں دلچسپی اور گھر میں کام کاج کرنا تھی۔ ان کا سارا لطف، ان کی ساری خوشی، ان کی ساری راحت، اوران کی ساری مسرت وشادمانی انہی کاموں سے وابستہ تھی۔ انہیں معلوم بھی نہ تھا کہ اس کے علاوہ اور بھی کوئی خوشی کے حصول کے راستے ہو سکتے ہیں۔ وہ نہ جانتی تھیں نہ جاننا چاہتی تھیں۔ وہ اپنی خوش بختی اور خوش قسمتی اسی میں تصوّر کرتی تھیں۔ کہ وہ فرمانبردار بیٹی۔ اطاعت گذار بیوی اور مذہبی عالمہ عورت کہلائیں۔

لیکن آج دُنیا میں اِس کے بالکل برعکس ہورہا ہے آج دُنیا میں بیٹی فرمانبردار کہلانے کی مستحق نہیں وہ والدین کے برابر ہوکران سے گفتگو کرتی اوراپنی مرضی برتتی ہے۔ ان کے حکم کے خلاف قدم اُٹھاتی ہے۔ ان کے طریق کو غلط قرار دیکر ایک علیحدہ راستہ اختیار کرتی ہے۔ آج ایک بیوی بجائے خاوند کے آگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرِ تسلیم خم کرنے کے اپنے آپ کو آزاد قرار دیتی ہے۔
بجائے خاوند کی اطاعت گذاری کرنے کے آزادی کی رٹ لگاتی ہے۔ اور بجائے اس کے کہ جس حال میں خاوند رکھے رہے۔ فیشن فیشن کے بلند بانگ غلغلے بلند کرکے "آزادی" کو آڑ بناکر مختصر سے مختصر لباس پہنکر اپنے آپکو دُنیا کی بہترین عورت تصور کرتی ہے۔ اور گھر کے کام کاج پر دفاتر میں کام کرنے کو ترجیح دیتی بلکہ فخر خیال کرتی ہے۔ اور تھیئٹریکل کمپنی کی فضا میں رہنا بہترین زندگی بلکہ اپنا فرض اولین خیال کرتی ہے۔

غرضیکہ کیا بیان کیا جائے اور کیا نہ کیا جائے زمانہ کی حالت دیکھکر رونا آتا ہے۔ صنف نازک اپنا اصلی فرض بھلائے ہوئے ہے۔ اور سب کچھ فلم وغیرہ پر برباد کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ اکی حالت دیکھکر اسقدر افسوس آتا ہے۔ کہ بیان سے باہر ہے اور قلم میں طاقت نہیں کہ ان کی حالت کا کچھ حصہ بیان کرسکے چہ جائیکہ سارا ہو سکے۔ ذرا ان پر نگاہ ڈالیں جو اپنی زندگی تھیئٹریکل کمپنی کی نذر کر رہی ہیں۔

سب سے زیادہ افسوس اس امر کا ہے کہ اعلیٰ حسب ونسب والے خاندان کی مستورات بھی فلم میں کام کرنے کے لئے تیار ہو گئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ اس امر سے کوئی بحث نہیں۔ کہ وہ مسلمانوں میں سے ہیں یا ہندوؤں میں سے۔ خواہ وہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتی ہوں آخر ہیں تو صنف نازک۔ جن کی اصل ذمہ واری دینی و دُنیاوی لحاظ سے کسی فردِ بشر سے پوشیدہ نہیں۔

وہ صرف روپے کی خاطر شرم و حیا اور خاندان کی عزت و حرمت کو نہ صرف ڈبو رہی ہیں۔ بلکہ ایسا داغ لگا رہی ہیں جو پشت ہا پشت تک دُور نہیں ہو سکتا۔ ایک ایکٹرس فلم میں کام کرنے کے بعد اپنے آپکو خواہ کسقدر پاک اور باعصمت قرار دے، وہ ہرگز باعصمت نہیں کہلا سکتی۔ ڈاکٹر اور ہسپتال اِس امر کے ثبوت کے لئے کافی سند ہیں۔

فلم پر بے حیائی کے تماشے دکھلاتے ہوئے انہیں غیرت نہیں آتی۔ تمام لوگ اُن کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ ایسے وقت بجائے شرم سے ڈوب مرنے کے انہیں اپنے جسم کو عریاں کرنے میں کوئی معمولی سی جھجک بھی محسوس نہیں ہوتی۔ پھر غیر مردوں کے ساتھ یعنی ایکٹروں کے ساتھ بغیر کسی شرم کے ایسے ایسے ناجائز افعال کر گذرتی ہیں جن کی کوئی مذہب اجازت نہیں دیتا اور کوئی شریف انسان دیکھنا تو درکنار ان کی حالت سُننا تک گوارا نہیں کر سکتا۔

پھر جس شرمناک فضا میں فلمیں تیار کیجاتی ہیں اور جس ماحول میں ایکٹر اور ایکٹرسیں زندگی بسر کرتی ہیں۔ وہ ایک لمبی داستان ہے۔ جس کا مختصر الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ فلم کی فضا میں جائز کاموں کو پرانی رسمیں خیال کیا جاتا ہے۔ مثلاً شادی کا اگر کوئی نام بھی لے تو کہتے ہیں۔ یہ تو پرانی رسم ہے اسے اب کون اختیار کرتا ہے۔ اسی طرح وہ بھولی بھالی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لڑکیاں جنہیں طرح طرح کے فریب دیکر اور طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر پھنسا لیا جاتا ہے۔ انکے اخلاق پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ اگر وہ پہلے طبعی نسوانی حیاء کے ماتحت انکار کریں تو انہیں ڈرایا دھمکایا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اگر تم ہمارا کہنا نہ مانو گی تو تمہارا مستقبل تباہ ہو جائیگا۔ کوئی تمہاری طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھے گا۔ پھر عجیب بات یہ ہے کہ جب وہ ان کے دام فریب میں پھنس جاتی ہیں تو انہیں ناکامی کا مُنہ دکھایا جاتا ہے۔ وہ ناکامی کا مُنہ دیکھتے ہوئے کسی اور طرف نگاہ اُٹھاتی ہیں لیکن وہاں سے بھی اسی قسم کے سلوک کے بعد انہیں پیچھے ہٹنا پڑتا ہے اور آخر کار انہیں مستقل طور پر فلمی زندگی اختیار کرنی پڑتی ہے۔ بیشک چند ایک ایسی بھی ہوتی ہیں جو اپنی ہوشیاری کے باعث بجائے خود قابو میں آنے کے دوسرے کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں لیکن ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ ہندوستانیوں کی تمام دولت انہی ایکٹرسوں کی نذر ہو رہی ہے۔ یہ عصمت کی ڈاکہ زن عورتیں جب کسی دولتمند شخص کو دیکھتی ہیں۔ اُسے اسوقت تک نہیں چھوڑتیں جبتک اسے کنگال کر کے کوڑی کوڑی کا محتاج نہیں کر دیتیں۔ دولتمند خاندانوں کی تباہی کا باعث یہی ہیں۔ سرمایہ دار انہی کے ہاتھوں تباہ ہوئے۔ حتّٰی کہ بیکار بھی انکی دست برد سے نہیں بچے۔ غرض جسقدر بُرے کام دُنیا میں ہو رہے ہیں۔ سب کی ذمہ وار اور رُوح رواں یہی بے حیا طبقہ ہے انہیں اپنے مطلب سے غرض اور دوسرے کی تباہی سے خوشی ہے۔

اب کوئی بتلائے کیا ایسی عورتوں کو "مستورات" کے نام سے یاد کیا جا سکتا ہے؟ کیا یہ صنف نازک کہلانیکی مستحق ہیں۔ ہرگز نہیں۔ جنہیں تمام لوگوں کے سامنے برہنہ ہوتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ اور جنہیں غیروں کیساتھ تعلق پیدا کرنے میں کوئی پرہیز نہیں۔

جہانتک مشاہدہ کا تعلق ہے۔ یہی نظر آتا ہے کہ اعلیٰ خاندان کے آزاد خیال لوگوں کی بہو بیٹیاں ایسی زندگی پر آمادہ ہوتی ہیں۔ خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان۔ جو لوگ ابتداءً اپنی لڑکیوں کی نگرانی نہیں کرتے۔ اور انہیں سکولوں میں شُتر بے مہار کی طرح چھوڑ دیتے ہیں۔ وہی لوگ بعد میں پچھتاتے ہیں کہ انہوں نے کیوں نہ پہلے انکی حرکتوں کیطرف غور سے دیکھا۔ اور کیوں نہ بُرے کاموں پر انہیں تنبیہ کی لیکن بعض ایسے بھی ہیں جنہیں بعد میں بھی کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی۔

ہاں دیکھئے! ہندوؤں میں سب سے اعلیٰ ذات برہمن ہے۔ ہندو لوگ برہمنوں کو دیکھتے ہی ان کے پاؤں کی خاک لینے کو دوڑتے ہیں لیکن "دیو کا رانی" جس کی دُھوم ہندوستان میں مچ رہی ہے برہمن ہی ہے اور کرنیل این چوہدری آئی۔ ایم۔ ایس کی لڑکی۔ اور سر رابندر ناتھ ٹیگور جن سے ہر شخص واقف ہے۔ اُنکی بھانجی ہے۔ اور تو اور تعجب انگیز امر یہ ہے کہ شادی شدہ اور بال بچے دار ہے۔ اسی طرح "شرمیتی پربھا" مہاشہ راجپال کی لڑکی ہے اور بال بچے دار مسلمانوں میں سے "زبیدہ" ہز ہائی نس نواب آف سچین کی لڑکی ہے اور مہاراجہ کپورتھلہ کی پوتی "اندرا" نے بھی گھریلو زندگی کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیر باد کہہ کر فلمی زندگی اختیار کر لی ہے۔

کسقدر افسوس کا مقام ہے۔ شرم و حیاء کی فضا پھٹ گئی۔ اسکی بجائے بے شرمی اور بیحیائی کی گھٹائیں چھا گئیں۔ سب سے زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ دیگر مستورات پر انکا بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ اور انکے گانے اب اس قابل نہیں رہے کہ کوئی شریف انسان اپنی بہو بیٹیوں کو سنوا سکے۔ گو یہ خیال درست ہے کہ ہندوستان کی فضاء یورپ کی تعلیم سے خراب ہوئی لیکن میں یہی کہونگی کہ اس فضا کو خراب کرنیکی بہت حد تک یہ اداکار ہی ذمہ دار ہیں۔

پس میں بہنوں کو اس امر کیطرف توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ جہانتک ہو سکے اپنے بچے بچیوں کو ایسی مسموم فضا سے بچانے کی کوشش کریں۔ نہ صرف اپنی قوم کے افراد کو بلکہ دوسری اقوام کو بھی اس بات کی تلقین کریں کہ وہ بھی حتی الوسع ان برے کاموں سے احتراز کریں۔ ہمارا مذہب اسلام ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کریں۔ اور ہمسایہ کا تو اسلام نے اتنا حق قرار دیا ہے کہ اگر اصل وارثوں کے سوا کسی اور کو جائداد کا وارث قرار دیا جاتا تو وہ ہمسایہ ہی ہوتا۔ یہ تمام ہندوستانی اقوام ہماری ہمسایہ ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ اگر وہ غلط راستے پر چل رہی ہوں تو انہیں آگاہ کر دیں۔ آگے ماننا نہ ماننا ان کا اپنا کام ہے۔

پس اگر کوئی انسان یہ چاہتا ہے کہ اس کی بیٹی فرمانبردار ہو۔ اور اپنے مستقل گھر میں وہ اطاعت گذار بیوی بن سکے، تو اُسے چاہیئے کہ لڑکیوں کی ایسے رنگ میں پرورش کرے کہ انہیں سوائے اخلاقی باتوں کے دُوسری باتوں کا پتہ تک نہ ہو اور وہ اپنا فرض اس خوش اسلوبی سے سرانجام دے کہ خلق بھی اُس کی تعریف کرے اور رحمتِ خالق کی بھی وہ مستحق ہو *

(نگار امتہ السلام [illegible] بنت [illegible] صاحب [illegible] قادیان)

منشائے نسوانیّت

نہیں ہے اے بہن مقصد یہ تیری زندگانی کا
کہ تو دُنیا کے ہر پردہ میں جلوہ اپنا دکھلائے

نہیں اسواسطے بخشا گیا ذوقِ عمل تجھ کو،
ہَوا بازی میں تام آور ہو اور گردُوں پہ چھا جائے

نہیں حق نے دیئے مضبوط بازو اسلئے تجھ کو
کہ تُو اس بحر میں سب سے بڑی تیراک کہلائے

تری تخلیق سے خالق کا یہ منشا نہیں ہر گز
دفاتر میں غلامی کی قبا میں تُو نظر آئے

نہیں اسواسطے تجھ کو ملے ہیں دلفریب اعضاء
سینما ہال میں رقصاں ہو اور لوگوں کو تڑپائے

نہیں قدرت کا یہ مقصود تیری آفرینش سے
کہ بے پردہ بھری محفل میں تو ممبر پہ چلّائے

بلاشک تجھکو ہر قوت عنائت کی ہے فطرت نے
مگر یہ مدعا ہر گز نہیں تو مرد بن جائے

تری تخلیق کا منشا یہ ہے، تو بہترین ماں ہو
معلّم اپنے بچّوں کی ہو، اور گھر کی نگہباں ہو

(ماخوذ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالبات تحریک جدید
اور
احمدی خواتین

خداتعالےٰ کی قدیم سے یہ سُنّت چلی آئی ہے۔ کہ جب کبھی دُنیا گمراہی اور ضلالت میں مبتلا ہوجاتی ہے۔ اور ظہر الفساد فی البرّ والبحر کے مطابق نقشہ نظر آنے لگتا ہے۔ تو خداتعالیٰ دُنیا کی اصلاح کے لئے ایک ایسا شخص کھڑا کرتا ہے۔ جو لوگوں کی نگاہ میں بڑا نہیں ہوتا۔ لیکن خداتعالےٰ کے حضور اس کا مقام بہت بلند ہوتا ہے۔ اور وہ جلد جلد بڑھتا ہے۔ یہاں تک کہ لاکھوں لوگ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے گرد جمع ہوجاتے ہیں۔ بیشک وہ لوگ نہایت ہی خوش قسمت ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ انبیاء کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت میں داخل ہونے کے بعد ان لوگوں پر اہم ترین ذمہ واریاں عائد ہوجاتی ہیں۔ اور ان کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، بولتے اور خاموش رہتے۔ ہمیشہ اپنی ذمہ واریوں کو اپنے مدِّنظر رکھیں۔ اور کبھی غفلت اور کوتاہی سے کام نہ لیں۔

موجودہ زمانہ میں بھی جب عالمگیر ضلالت چھاگئی۔ تو اللہ تعالےٰ نے ہمارے آقا و مطاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ اور ہمیں اس امر کی توفیق عطا فرمائی۔ کہ ہم آپ پر ایمان لائیں۔ پس بیشک یہ ہماری بڑی خوش قسمتی ہے۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ ہماری ذمہ واریاں بھی وسیع ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ ہم دن رات اسلام کی خدمت کریں۔ اور اپنی ان حسرتوں کا ازالہ کریں۔ جو گوشۂ تنہائی میں بیٹھے ہُوئے ہمارے دل میں پیدا ہُوا کرتی ہیں۔ اور ہم کہا کرتی ہیں کہ اے کاش ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہوتیں۔ اور اسلام کی خدمت کرکے خدا اور اس کے رسُول کو خوش کرتیں۔ یا اے کاش ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہوتیں اور اپنے مال و جان کو آپ کی راہ میں قربان کردیتیں۔ مَیں کہتی ہوں۔ اُٹھو۔ اور خوشی سے اچھلو۔ کہ آج بھی خدا کے فضل سے موعود خلیفہ تم میں موجود ہے۔ جس کے متعلق یہ الہام ہے کہ وہ حسن اور احسان میں مسیح موعودؑ کا نظیر ہے۔ اور وہ فرزند دلبند گرامی ارجمند، مظہر الحق والعلاء۔ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ کا مصداق ہے۔ اس خلیفۂ موعود نے خدائی تفہیم کے ماتحت تحریک جدید کا اجراء کیا ہُوا ہے۔ یہ ایک گاڑی ہے جو منزل مقصود کی طرف سرعت کے ساتھ دوڑی چلی جارہی ہے مگر ظاہر ہے کہ گاڑی کے دو پہیوں میں سے ایک پہیہ ہم مستورات ہیں۔ اگر ہم تمام اخراجات تحریک جدید کے اصول پر کریں۔ تو خداتعالیٰ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل سے وہ دن دُور نہیں۔ جبکہ احمدیت تمام دنیا میں پھیل جائے گی۔ اور دُنیا کے کونہ کونہ میں احمدیت کا علم لہرائے گا۔ مگر ضرورت ارادے اور عزم کی ہے۔ اُس ارادے کی جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہوتے ہیں۔ اور اُس عزم کی جو بڑے بڑے ناقابلِ حل عقدوں کو چشم زدن میں حل کر دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ضروری ہے۔ کہ ہم عورتوں میں حلقۂ تبلیغ وسیع کریں۔ اور ان کو ہدایت کا جام شیریں پلاکر اپنے آقا کے قدموں میں لا ڈالیں۔

اسی طرح ہم اپنی عملی زندگی کو درست کریں۔ اور جھوٹ، غیبت، دھوکہ اور وعدہ خلافی وغیرہ تمام امور سے بچتی رہیں۔

تیسرے دُعاء سے کام لیں۔

کیونکہ مذہبی جماعتیں اسی وجہ سے کامیاب ہوا کرتی ہیں۔

پس ہمیں چاہیئے۔ کہ کثرت سے احمدیت کے غلبہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی درازیٔ عمر۔ اور تحریک جدید کی کامیابی کیلئے دُعائیں کریں۔ اور اس وقت تک آرام کا سانس نہ لیں۔ جب تک گوہرِ مقصود ہمارے ہاتھ میں نہ آجائے۔

خاکسار امتہ المجید دینیات کلاس درجہ ثانیہ

قادیان

سادہ زندگی

اگر بنظرِ غائر قرآن کریم کا مطالعہ کیا جائے۔ اور احادیث کو بھی تدبر سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں اور احادیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سادہ زندگی کو نہایت اہم اور ضروری قرار دیا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سادہ زندگی اختیار کرنے کی تعلیم جماعت کے سامنے پیش فرمائی ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ تحریک اپنے اندر غیر معمولی فوائد رکھتی ہے۔ چنانچہ پہلا اور بڑا فائدہ جو سادہ زندگی سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ عزّ وجل اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے احکام کی فرمانبرداری کا شرف انسان کو حاصل ہو جاتا ہے۔ اور یہ ایک مومن کے لئے بہت بڑی خوشی اور فخر کا مقام ہے کہ وہ خدا اور اُس کے رسُول کی نگاہ میں فرمانبردار سمجھا جائے دُوسرے ایک شخص جب باوجود دولت و ثروت رکھنے کے سادہ زندہ زندگی اختیار کرتا ہے تو اسکے نتیجہ میں اس کے اندر اپنے نفس پر قابو پانے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ جمع شدہ روپیہ سے فقیروں، غریبوں اور بیواؤں کی خدمت بھی کر سکتا ہے۔ چنانچہ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرورِ کائنات فخرِ دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ڈھیروں ڈھیر سونا ہونے کے باوجود کبھی سادگی کو نہیں چھوڑا۔ غرباء و فقراء آتے اور حضورؐ اُن میں تمام اموال تقسیم فرما دیا کرتے۔ مگر حضورؐ کے اپنے گھر میں کئی کئی روز تک آگ نہیں جلتی تھی۔ حضورؐ کے کپڑوں پر کئی پیوند ہوا کرتے تھے۔ جوتا تک حضورؐ اپنے دستِ مبارک سے گانٹھ لیتے۔ تیسرے سادہ زندگی سے انسان کے اندر قناعت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ باوجود روپیہ پیسہ ہونے کے جب انسان کم خرچ پر گذارہ کریگا۔ تو وہ ہر وقت کم گذارے پر تمام کام چلانے کا عادی ہو جائے گا۔ چوتھے سادہ زندگی سے انسان کے اندر کام کرنے کی عادت بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور انسان معمولی سے معمولی کام کے کرتے وقت بھی اپنے اندر کوئی حجاب اور شرم محسوس نہیں کرتا۔

پھر سادہ زندگی اختیار کرنے اور سادہ کھانا کھانے سے چسکے کی عادت زائل ہو جاتی ہے اور تکبر، غرور اور نخوت کا استیصال ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ دُنیا میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ خاندانوں میں عروج اور زوال ہوتا رہتا ہے۔ ایک انسان اگر آج بادشاہ ہے۔ تو کل قلاش، فقیر اور در بدر کا بھکاری نظر آتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ چند سال پیشتر امان اللہ خان کابل کے بادشاہ تھے مگر آج وہ اٹلی میں ایک ہوٹل میں اپنی زندگی کے دن گذار رہے ہیں۔ اسی طرح شاہ حبش ایک وقت شاہی طمطراق اور جاہ و جلال سے حبشہ کے تخت پر جلوہ گر تھے۔ مگر آج وہ ایک راہب کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ پس سادہ زندگی سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ فراخی کے وقت اگر انسان کم گذارے پر زندگی بسر کرے گا تو ناداری کی حالت میں تکالیف کو آسانی سے برداشت کرلیگا۔ مشہور ہے۔ کہ ہندو اگر تیس ۳۰ روپیہ ماہوار کمائینگے۔ تو دس ۱۰ روپیہ ماہوار ضرور جمع کریں گے۔ برعکس اسکے مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ اگر تیس ۳۰ روپیہ ماہوار کمائیں گے۔ تو چالیس ۴۰ روپے ضرور خرچ کر دیں گے۔ اور یہی مسلمانوں کی بدحالی کی بڑی وجہ ہے۔ اسی امر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ کہ سادہ زندگی بسر کرو۔ نئے زیورات بنانے ترک کر دو۔ کیونکہ زیورات کا نہ پہننا بھی سادگی میں داخل ہے۔ اسی طرح قیمتی کپڑوں کو پہننا ترک کر دو۔ ایک سالن سے زائد سالن مت استعمال کرو۔ پھر سب سے ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ اس وقت اسلام کو مالی قربانی کی سخت ضرورت ہے۔ اگر ہم اپنی تمام آمد کھانے پینے اور پہننے پر خرچ کر دیں گے۔ تو اسلام کی حفاظت اور تبلیغ احمدیت کیسے ہوسکیگی۔ اگرچہ اسلام کا دار و مدار صرف روپے پیسے پر نہیں۔ مگر موجودہ زمانہ میں اسکے لئے روپیہ بھی ایک ضروری چیز ہے۔ اور عورتوں کے پاس زیور اور کپڑوں کی صورت میں چونکہ کافی مال ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے عورتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے مال میں سے اسلام کے لئے خرچ کیا کریں۔ مگر یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ تمام عورتیں سادہ زندگی بسر کرنے کا پختہ عہد کریں۔

بیشک روپیہ دنیوی لحاظ سے ایک بہت پیاری چیز ہے۔ مگر اسلام ہمیں اپنی جان سے بھی بڑھ کر عزیز ہے۔ پس ہمیں ہر بات میں سادگی اختیار کرنی چاہیئے۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اس قدر سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ کہ آپ کے سونے میں بھی سادگی پائی جاتی تھی۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورؐ کے پاس گئے۔ تو دیکھا۔ کہ حضورؐ زمین پر ایک کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں۔ اور حضورؐ کے جسم مبارک پر چٹائی کے نشان پڑے ہوئے ہیں۔ پس ہمیں کم از کم یہی خیال کرنا چاہیئے کہ دو جہانوں کا بادشاہ جب ایسی سادگی سے زندگی بسر کرتا رہا ہے۔ تو ہم کیوں سادہ زندگی سے گریز کریں۔

غرض حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سادہ زندگی کی رُوح اسی لئے جماعت کے دلوں میں پھونکنے کی کوشش کی ہے تا ایک طرف تو حضور رسُول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ تازہ ہو جائے اور دوسرے ہمیں بھی کئی قسم کے فوائد حاصل ہوں پس بہنوں کو چاہیئے کہ اپنے پیارے امام کی پوری فرمانبرداری کریں۔ اور سادہ زندگی اختیار کر کے تحریک جدید کو تقویت دیں +

(سلیمہ بیگم ہمشیرہ مولوی محمد سلیم صاحب)

سر تاج خلافت

اے میرے قلم آج تجھ میں غیر معمولی سُرعت کیوں ہے۔ تیری روشنائی میں چمک کیوں ہے۔ تو کس مقدس ہستی کا ذکرِ خیر چھیڑنے کے لئے اتنا بیتاب ہے۔ اب بھی لو تو اس پاکباز ہستی کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہے۔ جو بے کسوں سہارا اور مومنوں کی آنکھ کا تارا ہے۔ ہاں وہ ایک نور ہے۔ جو قصرِ خلافت میں جگمگا رہا ہے۔ جس کی روشنی سے قادیان پنجاب بلکہ تمام دُنیا روشن ہے۔ ہاں وہی ہے جس کے لئے خُدا تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح کو فرمایا تھا۔ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دُعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکتوں سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃُ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا۔ اور دِل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دو شنبہ ہے مبارک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ وہ اسیروں کی رستگاری کرے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

یہ وہ بشارت ہے۔ جو میرے آقا کے متعلق عالم وجود میں آنے سے پیشتر دی گئی۔ آپ گیارہ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے۔ آپنے اُس مقدس انسان کی گود میں پرورش پائی جسکی آغوش میں آنے کے لئے فرشتے تک بیتاب تھے اور اس انسان کے زیر سایہ تربیت حاصل کی جو تمام دنیا کے لئے پیغام ہدایت لے کر آیا۔ ہاں اس محبوبِ خدا کی صحبت میں آپنے اپنے دن گذارے جس کی حمد کے ترانے آسمان پر گائے جاتے ہیں۔

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد تختِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ گو خلافت کا سہرا فردوس کی حُوریں اس وقت سے بنا رہی تھیں۔ جبکہ خدا تعالےٰ نے اپنے فرستادہ کو یہ خوشخبری دی تھی کہ مَیں تجھے ایک مسیحی نفس فرزند ارجمند عطاء کروں گا۔ مگر یہ مبارک سہرا یہ رُوحانی موتیوں سے مرصع تاج ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو آپکے سر پر رکھا گیا۔

اس وقت گو چند قسمت کے ہیٹوں اور شپرہ چشم لوگوں نے اس تاج سے آپ کو محروم کرنا چاہا اور۔ ایڑی چوٹی تک زور لگایا۔ مگر جب کچھ نہ بن سکا۔ تو قادیان کی مقدس سرزمین کو چھوڑ کر چلے گئے۔

میرا آقا فضل عمر بھی ہے اور مصلح موعود بھی۔ آپ نے اسیروں کی رُستگاری کی۔ اور بے کس و مظلوم کشمیریوں کی ناؤ جو کہ بھنور میں پھنسی ہوئی تھی ساحل کامیابی پر لگائی۔ پھر آپ ہی وہ ہیں جنہوں نے تین کو چار کیا۔ اور وہ اس طرح کہ آپ کے ذریعہ حضرت مرزا سُلطان احمد صاحب سلک احمدیت میں منسلک ہوئے۔ اور تین بھائیوں کو رُوحانی لحاظ سے آپنے چار بنا دیا۔

اسی طرح آپنے ہی تثلیث کے گھر میں توحید کا جھنڈا گاڑا اور مسجد فضل کی اپنے مقدس ہاتھوں سے بنیاد رکھی۔ پھر آپنے ہی اُس فتنۂ ارتداد کا سدّباب کیا جو اِسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا تھا اور جسکی واحد غرض یہی تھی کہ اِسلام کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا جائے۔ چنانچہ ملکانوں میں تبلیغ اسلام کے فرائض جس خوش اسلوبی سے آپنے سرانجام دئے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا۔ اس کی صداقت بھی اظہر من الشمس ہے۔ بظاہر آپ میٹرک فیل ہیں لیکن آپکے دماغ کی بلندی کو کوئی پہنچ نہیں سکتا۔ پھر جس طرح آپکو خدا تعالیٰ نے تخت خلافت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد تمام رُوحانی علوم سے بہرہ ور کیا۔ اسی طرح دنیوی علوم سے بھی آپکو مالا مال کر دیا۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

مختصر یہ کہ میرے قلم میں اتنی طاقت نہیں کہ آپ کی خوبیاں اور آپکے کارہائے نمایاں تفصیل کے ساتھ بیان کر سکوں۔ بس اسی پر اکتفاء کرتی ہوں اور خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کرتی ہوں کہ اے خدا ہمارے آقا کا سایہ تا قیامت ہمارے سر پر قائم رکھ۔ (سالمہ اکبری بنت اکبر علی صاحب دارالرحمت قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیر البشرؐ کے چوبیس گھنٹے

فجر سے اشراق تک۔ رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ذکر و فکر میں مشغول رہتے۔

اشراق سے چاشت تک۔ مخلوق خُدا کی ہمدردی و امداد مختلف طریق سے فرماتے۔ اور اسکو بھی خدا تعالےٰ کی عبادت سمجھکر بجالاتے۔ جیسے مریضوں کی عیادت کرنا۔ مسلمانوں کے جنازوں کے ساتھ جانا۔ غریب اور مسکین مسلمانوں کی حاجت روائی کرنا۔ لوگوں کو تعلیم دینا۔ اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے طالبوں کو سلوک کے راستے بتانا۔ فتویٰ پوچھنے والوں کو فتویٰ دینا۔ جھگڑوں کا فیصلہ کرنا۔ اور کفار و منافقین کے خلاف ہر طرح کے دفعیہ کے سامان کرنا۔ اور دیگر تدابیر عمل میں لانا۔

چاشت سے زوال تک۔ گھر میں تشریف لیجاکر اپنے اہل و عیال کی خدمت کرتے۔ بعدہٗ کھانا تناول فرماکر تھوڑی دیر لیٹ کر استراحت فرماتے جب آفتاب ڈھلتا۔ تو آپؐ اُٹھتے اور چار رکعت نماز زوال ادا فرماتے۔

ظہر سے عصر تک۔ جب ظہر کی اذان ہوتی۔ تو آپؐ باہر تشریف فرما ہوتے۔ اور ظہر کی نماز مسجد میں پڑھتے۔ پھر عصر تک تبلیغ تعلیم اور تنازعات کے فیصلوں میں مشغول رہتے۔

عصر سے مغرب تک۔ ذکر و فکر میں مشغول رہتے۔

مغرب سے عشاء تک۔ مغرب کی نماز پڑھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر تشریف لے جاتے۔ اہل و عیال کے حقوق کی ادائیگی میں مصروف ہو جاتے۔ مہمانوں اور مسافروں کو کھانا کھلاتے اور ان کی تواضع میں لگے رہتے۔ اگر مال گھر میں موجود ہوتا۔ تو اس کو اسی وقت تقسیم کر دیتے۔ جانوروں کے دانے اور چارے کی خبر لیتے۔ اس کے بعد حضورؐ مسجد کی طرف تشریف لے جاتے۔

عشاء سے فجر تک۔ عشاء کی نماز پڑھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر تشریف لے جاتے اور گھر میں داخل ہوکر چار رکعت نفل ادا کرتے۔ اور تسبیح و تحمید الٰہی بجالاتے۔ پھر قرآن شریف کی کوئی سُورت تلاوت فرماتے۔ مثلاً سورہ زمر۔ حدید حشر۔ صف۔ تغابن۔ جمعہ۔ اخلاص۔ فاتحہ۔ معوذتین۔ ملک وغیرہ۔ پھر استراحت فرماتے۔ مگر آپؐ کا استراحت فرمانا سخت غفلت کے رنگ میں نہ تھا کہ مارے نیند کے تن بدن کا ہوش نہ رہے۔ بلکہ آپؐ کا قلب مبارک کبھی ذکر الٰہی سے فارغ نہ رہتا۔ بسا اوقات سوتے سوتے اُٹھ بیٹھتے۔ اور باہر قبرستان میں تشریف لے جاکر دُعاء اور عبادت میں مصروف ہوجاتے۔ پھر پچھلی رات کو ایک دو بجے کے قریب ضرور بیدار ہوتے اور نماز تہجّد میں مشغول ہو جاتے۔ یہانتک کہ فجر کی اذان ہوجاتی۔ ٭ (زبیدہ شفقت دینیات کلاس درجہ ثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پردہ اور تعلیم

بدقسمتی سے اس وقت مغربی تہذیب کے زیر اثر سکولوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والی اکثر مسلم خواتین پردہ کو اپنے لئے بوجھ محسوس کرنے لگی ہیں۔ اور پردہ کے خلاف وہ یہ دلائل پیش کرتی ہیں۔ کہ اس سے صحت پر برُا اثر پڑتا ہے۔ اور عورت قیدی کی طرح اپنے گھر میں رہ کر دُنیا کی دلچسپیوں اور سرکاری عہدوں سے مطلقاً بے بہرہ ہو جاتی ہے۔ ان دلائل سے وہ پردہ ایسی عصمت و عفت کی محافظ چیز سے آزاد ہونا چاہتی ہیں۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ پردہ سے بڑھ کر ایک باحیا اور باغیرت عورت کی عزّت و عصمت کو محفوظ کرنیوالی کوئی چیز نہیں —— یہ کہنا کہ پردہ سے عورت کی صحت پر برُا اثر پڑتا ہے۔ بعید از حقیقت ہے کیونکہ اسلام نے عورت کے لئے ایسے پردہ کا حکم ہی نہیں دیا۔ جس سے اُس کی صحت پر برُا اثر پڑے۔ بلکہ اسلامی پردہ کا مقصد یہ ہے کہ عورت اپنے آپ کو نظر بد سے بچائے۔ اور غیر مرد و عورت کے باہم آزادانہ میل جول سے جو بُد نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو پردہ کی آہنی دیوار سے روکا جائے۔ اور اس طرح فتنہ و فساد کے دروازوں کو بند کر کے نیکی اور پاکیزگی کو ترقی دیجائے

اس سے ظاہر ہے کہ اسلام نے عورت کو گھر کی چار دیواری میں قید رہنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ وہ پردہ کے ساتھ دُنیا کی دلچسپیوں اور عجائبات سے لطف اندوز ہو سکتی ہے۔ وہ تفریح گاہوں میں جہاں کسی قسم کی شرارت کا احتمال نہ ہو آجا سکتی ہے۔ یہ بات تو روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ ایک شریف النفس خاتون یہ کبھی گوارا نہیں کرے گی۔ کہ وہ ایسی جگہوں میں آنا جانا رکھے۔ جہاں اسکی عفت محفوظ نہیں رہ سکتی پس اگر ایسی جگہوں سے اسلام نے عورت کو روکا ہے۔ تو یہ کوئی ایسا حکم امتناعی نہیں دیا جسے برداشت کرنا انسانی طاقت سے بالا ہو۔

باقی رہا سرکاری عہدوں پر فائز ہونا سو یہ بیشک ٹھیک ہے۔ کہ عورت پردہ کیساتھ نوکری وغیرہ نہیں کر سکتی۔ مگر جس اسلام نے عورت کو پردہ کا حکم دیا ہے۔ اسی نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ اَے عورت تیرا یہ کام نہیں۔ کہ تو غیر مردوں کے دوش بدوش نوکریاں کرے۔ بلکہ تیرا کام یہ ہے کہ تو زیور علم سے آراستہ ہو کر قوم و ملت کے لئے مفید ثابت ہو۔ نوکریاں کرنا اور کما کر اپنے بچّوں کا پیٹ پالنا یہ مرد کے ذمّہ ہے۔

پس آپ بیشک اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ مگر اس لئے نہیں کہ آپ تعلیم سے فارغ ہو کر نوکری کی تلاش میں سرگردان پھریں گی۔ اور پردہ ایسی بہترین چیز کو ہاتھ سے چھوڑ دیں گی۔ بلکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپکی تعلیم کا مقصد یہ ہو۔ کہ آپ تعلیم کو مکمل کرنے کے بعد اسلام کے بتائے ہوئے اصُول پر عمل پیرا ہو کر اپنے بچّوں کی پرورش کریں گی۔ تا دُنیا کو معلوم ہو جائے۔ کہ مسلم خواتین کی تعلیم کا یہ مقصد نہیں۔ کہ وہ تعلیم کے بعد فیشن پرستی کی طرف جھک کر پردہ کے دامن کو ہاتھ سے چھوڑ کر عہدوں کی تلاش میں نکلیں۔ بلکہ ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ تعلیم کے ذریعہ وہ اپنے بچّوں کی اعلیٰ تربیت کریں۔ اور انہیں اس رنگ میں رنگین کر دیں۔ جو قوم و مذہب کے لئے ضروری ہے۔

اگر مُسلم خواتین اپنی تعلیم کا یہی مقصد قرار دے لیں تو اس سے بڑھ کر خوشی کی کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ پس مبارک ہیں وہ مائیں۔ جو محض اس لئے تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ تا اُن کی گود میں سے خالدؓ جیسے نوجوان پرورش پاکر نکلیں جو دُنیا میں اسلامی حکومت قائم کر دیں۔

آج ہر تعلیم یافتہ خاتون اس بات سے آگاہ ہے۔ کہ مغربی تعلیم کا اثر اسلام کے لئے کس قدر مضر ثابت ہو رہا ہے۔ اسلئے چاہئے کہ وہ ان باتوں کو پیش نظر رکھکر اس بات کی کوشش کریں کہ وہ اسلام کے ہر حکم پر عمل کرنے والی ہوں۔ یورپ نے مستورات کو بیجا آزادی دے کر کیا حاصل کیا۔ سوائے اس کے کہ وہ خود ان کی آزادی پر نالاں ہیں۔ غیر مسلم خواتین کے متعلق آپ آئے دن اخبارات میں پڑھتی رہتی ہیں۔ کہ وہ حد سے زیادہ آزاد ہو گئی ہیں۔ اور اس آزادی کا ہر وقت رونا رویا جاتا ہے۔ گویا وہ لوگ جو یہ کہا کرتے تھے۔ کہ اِسلام نے عورتوں کو قیدی بنا دیا ہے۔ اب خود اس بات پر آمادہ ہیں۔ کہ عورتوں کی بڑھتی ہوئی آزادی کو روکیں۔ اور بجائے تفریح گاہوں کے انہیں گھر میں رکھیں پس آج ہر مسلم خاتون کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ہمسایہ قوموں کے حالات سے عبرت حاصل کرتے ہوئے پردہ کے دامن کو کسی طرح بھی ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ اور جہاں تک ہو سکے دُوسری بہنوں کو بھی اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کرے +

(احمدی بیگم بنت شیخ فضل حق صاحب قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حل طلب معمّے!

۱۔ میرا چار حرفی نام ہے۔ جن میں سے پہلا حرف قرآن میں ہے حدیث میں نہیں۔ دُوسرا حرف بدر میں ہے ہلال میں نہیں۔ تیسرا حرف ستار میں ہے مضراب میں نہیں۔ چوتھا حرف نبی میں ہے رسُول میں نہیں۔ بتاؤ میرا نام کیا ہے؟

۲۔ میرا نام نو حرفی ہے:-

۲، ۶، ۵ کے ملانے سے عربی میں ایک پھل کا نام بنتا ہے

۲، ۸، ۹ کے ملانے سے ایک اسلامی تہوار بن جاتا ہے

۱، ۲، ۴، ۸ کے ملانے سے ایک بزرگ کا نام بنتا ہے

۷، ۳، ۶، ۵ کے ملانے سے مسلم عورت کا نام بنتا ہے

کیا آپ اس معمّہ کو حل کر سکتی ہیں؟ (خاکسار امۃ الرشید شوکت دینیات درجہ ثالثہ قادیان)

انکشافِ آتش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ کے اوراق ہمیں بتاتے ہیں کہ عرصہ دراز تک لوگ آگ کے وجود سے ناواقف رہے۔ لیکن زمانہ حال میں دُنیا کی تمام ترقیات آگ سے وابستہ ہیں۔ آگ اپنے فوائد کے باوجود نہایت خطرناک ہے چنانچہ دنیا میں آتشزدگی کے ایسے ہولناک واقعات رُونما ہوتے رہتے ہیں۔ کہ جن کے تصوّر سے رُوح کانپ اُٹھتی ہے۔ سب سے پہلے آگ ۵۹ء میں فرانس کے دارالخلافہ میں بھڑکی۔ ۶۴ء میں اٹلی کے پایۂ تخت رُوم میں شہنشاہ نیرو کے حکم سے آگ لگائی گئی جس سے کروڑوں روپے کا نقصان ہوا۔ اسی طرح ۱۶۶۶ء میں لندن میں آگ لگی۔ جس سے شہر کا بہت بڑا حصہ جل کر خاک ہوگیا۔ ۱۷۲۹ء میں قسطنطنیہ آگ کی نذر ہوا۔ اور اب تو آئے دن اخبارات میں آتشزدگی کے واقعات پڑھنے میں آتے رہتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ آگ کا کھوج انسان نے لگایا کس طرح؟ اس کو عالم وجود میں آئے ہوئے گو کافی عرصہ گزر گیا تھا۔ لیکن اس کی زندگی جانوروں کی مانند تھی۔ موسم سرما غاروں میں اور گرما درختوں پر بسر ہو جاتا تھا۔ آگ اور اس کے فوائد سے وہ ناواقف تھا۔ اور زمانۂ حال کی طرح خورونوش کے بکھیڑوں میں وہ جکڑا ہوا نہ تھا۔ بلکہ قدرت کی فیاضیاں خود اس کے لئے خورونوش کا انتظام کرتیں۔

انسان کو سُورج کی گرمی شاید سب سے پہلے اس وقت بھلی معلوم ہوئی ہوگی جبکہ موسم سرما میں ایک دن وہ اپنے غار سے نکل کر سُورج کی شعاعوں کا لطف اُٹھا رہا ہوگا۔ آہستہ آہستہ سُورج کی وقعت اس کے دل میں بڑھنے لگی۔ اور اس نے سُورج کو آگ کا دیوتا سمجھ کر اس کی پرستش شروع کر دی۔ نہ صرف سُورج کی بلکہ بجلی اور خاصکر آتش فشاں پہاڑ کی بھی پرستش ہونے لگی۔ آہستہ آہستہ اس نے آتش فشاں پہاڑ سے فائدہ اُٹھانا شروع کیا۔ اس سے جو آگ نکلتی۔ اُسے جمع کر لیا جاتا۔ اور پھر حتی الوسع کوشش کی جاتی۔ کہ آگ بجھنے نہ پائے۔

رفتہ رفتہ انسان کو محسوس ہوا کہ آگ نہ صرف ہم کو سردی سے بچا سکتی ہے۔ بلکہ ہماری ضروریاتِ زندگی کا بھی اسی پر انحصار ہے۔ اور اسے معلوم ہوا۔ کہ اس کی خوراک آگ پر پکنے سے زیادہ مزیدار ہو جاتی ہے۔ اس غرض کے لئے آتش کدے تعمیر ہوئے۔ اور دہکتے ہوئے انگاروں کی سب سے زیادہ پرستش ہونے لگی۔

اب انسان یہ سوچنے لگا۔ کہ یہ آگ آئی کہاں سے؟ اس کے متعلق بہت سے من گھڑت قصّے لوگوں میں مشہور ہوئے۔ فردوسی نے بھی شاہنامے میں لکھا ہے کہ ایران کے ایک بہت

بڑے پہلوان نے ایک دفعہ ایک اژدہے کو مارنے کی غرض سے ایک پتھر اس پر پھینکا۔ اژدہا تو بچ گیا لیکن پتھر ایک چٹان پر جا لگا جس کی رگڑ سے ایک بہت بڑا شعلہ پیدا ہوا۔ چنانچہ لوگ آگ جلانے کے راز سے واقف ہو گئے۔

گو آتش کدے تعمیر ہو گئے تھے لیکن ہر وقت کی یہ پابندی کہ انگاروں کو ہمیشہ روشن رکھا جائے، ذرا ٹیڑھی کھیر تھی۔ انسان تو یہ چاہتا تھا کہ جب چاہے آگ جلا لے۔ اور جب چاہے بجھا دے۔ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ آخر اس پر اس راز کا انکشاف ہوا۔ کہ لکڑی کو اگر دوسری لکڑی پر رگڑا جائے۔ تو شعلہ پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس پر عمل ہونے لگا۔ اور چقماق پتھر سے بھی آگ روشن کی جانے لگی۔

۱۸۰۵ء میں پیرس کے ایک شخص نے گندھک کے تیزاب سے دیا سلائیاں بنائیں۔ لیکن یہ طریق خطرناک تھا۔ کیونکہ اکثر تیزاب ہاتھوں کو لگ جاتا۔ جس سے بہت تکلیف کا سامنا ہوتا۔

۱۸۲۷ء میں انگلینڈ کے ایک آدمی نے اس سے بہتر دیا سلائیاں بنائیں۔ جو فاسفورس سے بنتی تھیں۔ ان میں بھی نقصان ہوتا تھا۔ نیز یہ مہنگی بھی بہت تھیں۔

آخر سنہ ۱۸۵۵ء میں سویڈن کے ایک آدمی نے دیا سلائیوں کی وہ ڈبیہ ایجاد کی۔ جس کو آج ہم مشاہدہ کر رہے ہیں۔ یہ اپنے فوائد کے مقابلہ میں بہت ارزاں چیز ہے۔

زمانۂ حال میں اکثر کام آگ کی بجائے بجلی سے ہوتے ہیں۔ اور اب تو شاید وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب کہ لوگ آگ کو نام بھی نہ جانتے ہوں گے۔ اور ہر طرف بجلی ہی بجلی نظر آئے گی۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دُنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

(محمودہ ثروت دینیات کلاس درجہ ثالثہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غفلت سے بچو

انسانی رُوح کیلئے سب سے زیادہ خطرناک چیز جس سے بہت سے لوگ بجائے اس کے کہ ہدایت کی سیڑھی پر چڑھیں اور ترقیات حاصل کریں، ضلالت کے عمیق گڑھوں میں جا پڑتے ہیں، غفلت ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جس سے انسان خُدا سے دُور ہو کر ہلاکت میں جا پڑتا ہے۔ اور خدا تک پہنچانیوالے راستہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ اگر انسان کو ان راہوں کا علم ہو جائے جن کے ذریعہ بدنی صحت درست رہ سکے تو کیوں بیمار ہو۔ اگر انسان کو اس چیز کا علم ہو جائے جس سے مختلف دُکھوں سے بچ جائے۔ تو کیوں دُکھوں میں پڑے۔ لیکن انسان غفلت کرتا ہے اور اس غفلت کے نتیجہ میں مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ماں اپنے بچّے کی خبر گیری کیوں کرتی ہے۔ اسی لئے کہ

بچہ سمجھ نہیں سکتا کہ کونسی چیز مفید ہے اور کونسی مضر۔

پس غفلت سے بچانے والی شے علم ہے۔ اس علم کے ذریعہ انسان ہر قسم کے دُکھوں سے بچ سکتا ہے۔ ننھے بچے کو دیکھ لو۔ جب اسے علم نہیں ہوتا کہ آگ کی کیا تاثیر ہے تو وہ سادہ لوحی سے اسمیں ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور ہاتھ جل جاتا ہے لیکن جو انسان آگ کے اثر کا علم رکھتا ہے۔ وہ کبھی آگ میں ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ اِسی طرح کوئی انسان بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ بچھو کے ڈنگ پر انگلی نہیں رکھتا۔ اسلئے کہ اسکو علم ہوتا ہے کہ ضرر پہنچیگا لیکن جب انسان غفلت میں ہو۔ اور اسکو علم نہ ہو تو مشکلات پیش آتے ہیں۔ یہی حال رُوحانی عالم کا ہے۔ اس عالم میں بھی غفلت کیوجہ سے بسا اوقات ایک شخص خدا کی مخالفت کرتا ہے۔ نبیوں کا انکار کرتا ہے۔ سچائیوں کا خیال چھوڑ کر گندے خیالات کو دل میں جگہ دیتا ہے۔ اور اس طرح رُوحانی لحاظ سے کئی قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اسی لئے قرآن شریف نازل کیا گیا ہے۔ تا وہ غفلت کی راہوں سے بچائے اور علم کے طریقے لوگوں کو سکھائے۔ آج دُنیا کے علوم بے انتہا ترقی کر گئے ہیں۔ سائنس کے تجربات بڑھ گئے ہیں۔ ایسی ایسی ایجادیں ہوئی ہیں جنکا پہلے لوگوں کو قطعاً علم نہیں تھا۔ مگر باوجود اس ترقی کے قرآن شریف میں کوئی ایسی بات نہیں جسپر حرف آئے۔ قرآن شریف دُنیا میں علوم حقہ پھیلانے اور ان مصیبتوں سے بچانے کیلئے آیا ہے جنمیں پڑ کر انسان دُکھ اُٹھاتا ہے۔ اور اسکے اُترنے کی غرض یہی ہے کہ انسان یہ نہ کہے کہ میں غافل تھا + پس تمام بہنوں کو چاہیئے کہ وہ غفلت سے بچیں اور قرآن شریف کے احکام کو ہمیشہ اپنے زیر نظر رکھیں۔ کیونکہ جو شخص قرآنی احکام پر عمل کرتا ہے وہ کبھی خائب و خاسر نہیں ہوتا۔ (نصیرہ نزہت بنت ماسٹر مولا بخش صاحب)

نُورِ ربّانی کا جلوہ

تاریکیوں نے آنکھ کی نُورانی شعاعوں کو بیکار کر دیا تھا۔ مُسافر تھکا ہُوا تھا۔ منزل سے دُور تھا۔ راستہ معلوم نہ تھا۔ رہبر کوئی نہ تھا۔ وہ پریشان حال ٹھوکریں کھا رہا تھا۔ مصائب نے اُسے گھیر رکھا تھا۔ وہ تن تنہا کسی نامعلوم راستہ پر چلا جا رہا تھا۔ وہ مَوت اور زیست کی کشمکش میں آگے بڑھ رہا تھا۔ اور اُس کا دِل مایوسی کے سمندر میں ڈُوبا جا رہا تھا کہ یکایک جنگل کی خاموشی میں ایک آواز گونجی۔ اَے راہ رو سنبھل — کہاں جانا چاہتا ہے۔ مُسافر نے گھبرا کر کہا۔ مَیں عرب کا پردیسی ہوں۔ ٹھوکریں کھا رہا ہوں۔ گم کردہ راہ ہوں۔ کُفر اور حکومت کی ظلمتوں میں گھرا ہُوا ہوں۔ مجھے راستہ دکھادو۔ مجھے منزل پر پہنچا دو۔ آواز سُنائی دی۔ آنکھوں سے مدد لے — جواب دیا کہ بیکار ہیں۔ آواز نے کہا کہ دماغ پر زور دے — جواب دیا کہ معطّل ہے۔ پھر آواز سُنائی دی۔ کہ ضمیر کو رہنما بنا۔ مُسافر نے شرما کر کہا۔ وہ مُردہ ہو چکا ہے۔ آواز ایکبار پھر فضا میں گونجی اور اُس نے گرجدار آواز میں کہا۔ دِل کی نُورانی تجلّیوں سے کام کیوں نہیں لیتا — مُسافر نے خوفزدہ ہو کر کہا۔ اُنپر تاریکیاں چھائی ہوئی ہیں۔ آواز نے کہا — اُسے یاد کر جسے تُو بھول چکا ہے — مُسافر سجدہ میں گر پڑا — اُسے پھر ایک آواز سُنائی دی۔ کہ عرب کے مدنی تاجدار کی تعلیمات کو رہنما بنا — مُسافر کو یوں محسوس ہُوا جیسے کسی نے اُسے بھولا ہُوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راستہ دکھادیا ہو۔ نُورانی تجلیاں بڑھ رہی تھیں۔ مصائب کی تاریکیاں کم ہو رہی تھیں۔ اور مسافر سجدہ میں پڑا ہُوا اشکِ ندامت خاک پر نچھاور کر رہا تھا۔ ندامت کے آنسوؤں کے ساتھ دِل کی تاریکی دُھل دُھل کر بہہ رہی تھی ــــ آواز آئی کہ اُٹھ اور منزل کو دیکھ۔

تاریکیاں تجلّیوں سے بدل چکی تھیں۔ اور مُسافر نہایت تیزی کے ساتھ نُورانی تجلّیوں کی روشنی میں بڑھ رہا تھا۔ اُس میں صلاح الدین کی عظمت، غزنوی کی جُرأت اور غوری کی ہمّت پیدا ہو چکی تھی۔ اب اُسکے بازو میں حکومتوں کو زیر وزبر کر دینے کی قوّت پھر عود کر آئی تھی۔ اُس کا دِل آج سے تیرہ سَو برس پہلے کے مُسلمانوں کا دل بن چکا تھا۔ اُس نے اپنے گرد کی فضا پر ایک نظر ڈالی۔ حکومت کی مادی قوتیں اُسے گھیرے ہوئے تھیں۔ وہ حکومت کی مادی قوتوں کو دیکھکر مُسکرایا۔ دُوسری طرف کُفر کی بجلیاں چمک رہی تھیں۔ اُس نے کُفر کو دیکھا اور لاپرواہی سے مُنہ پھیر لیا۔ اُس کا دِل مطمئن تھا ایمان کی روشنی نے اُسے ہمت و جرأت کا مجسمہ بنا دیا تھا۔ اس ہمّت و جُرأت کے مجسمہ نے کہا ــــ فرزندِ توحید کے دِل میں جبتک ایمان کی روشنی ہے دُنیا کی کوئی مادی قوت اسکے مقابلہ کی تاب کبھی نہیں لاسکتی۔ اے دُنیا کی مادی قوتو! ہٹ جاؤ۔ نُورِ ربانی ایک مرتبہ پھر دُنیا پر جلوہ نما ہونا چاہتا ہے۔ اور پھر ایک بار پرستارانِ توحید کو دُنیاوی عظمت دینے کیلئے بیقرار ہے۔ سائنس کی قوتوں نے کہا۔ رُوحانیت کا زمانہ ختم ہو چکا ــــ

فرزندِ توحید نے کہا۔ آنے والے انقلاب کا انتظار کرو ... وہ تمہیں اُبھرتا ہوا دیکھیگا۔ (ماخوذ) مرسلہ: ش۔ الف۔ بنت سید تاج حسین صاحب بخاری

واقعاتِ عالم

۱۔ حال میں انگلستان کی ایک نہایت دولتمند خاتون مسز مارلین کے عین اسوقت بچہ پیدا ہُوا جبکہ وہ سطح زمین سے ہزاروں فٹ بلند ہوا میں پرواز کر رہی تھی۔ خاتون مذکور بذریعہ ہوائی جہاز امریکہ جارہی تھی۔ کہ بچہّ کی ولادت ہوئی +

۲۔ فرانس کے ماہرینِ حرب نے ایک ایسی مدافعانہ زمین دوز مقناطیسی حد ۶۰ میل تک بنائی ہے۔ جس کے قریب آنے ہی دشمن اسی تحت الثریٰ میں پہنچایا جاسکتا ہے۔ جسے موت کی انتہائی وحشت ناک اور تاریک منزل کہہ سکتے ہیں۔ حکومتِ فرانس کی اس کامیابی نے یورپ کی بڑی بڑی قوتوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے +

۳۔ جرمن میں یہودیوں کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات کس طرح پھیلائے جاتے ہیں۔ اس کا اندازہ اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ حال میں وہاں ایک نیا کھیل ایجاد کیا گیا ہے۔ جو بچّوں میں کافی مقبول ہو گیا ہے۔ کھیلنے کا طریق یہ ہے کہ ہر بچّے کو دس نہایت بھونڈے مہرے دیئے جاتے ہیں۔ ہر مہرے پر یہودی لکھا ہوتا ہے۔ ان مہروں کو ایک بڑے بورڈ پر رکھا جاتا ہے اور پھر پانسہ پھینکا جاتا ہے۔ جتنے نمبر نکلتے ہیں اتنے ہی گھر ایک یہودی چلتا ہے۔ بالکل چوسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی طرح کا کھیل ہے۔ ان مہروں کی ناک ٹیڑھی بنائی ہوئی ہوتی ہے۔ مقصد اس کھیل کا صرف یہ ہے۔ کہ بچوں میں اُن کی طرف سے نفرت کا جذبہ پرورش پا جائے +

۴۔ اس وقت رُوس میں دس لاکھ عورتیں سرکاری عہدوں پر فائز ہیں۔ چار لاکھ عورتیں سوویٹ یونین کی سرکردہ ممبر ہیں۔ اور چار لاکھ مقامی حکومتوں کی رُکن ہیں۔ ۱۱۲۰۰۰ عورتیں ججوں کے پہلو بہ پہلو عدالتوں میں کام کر رہی ہیں۔ اور ایک لاکھ عورتیں بنکوں میں مقرر ہیں +

۵۔ بمبئی کے مشہور و معروف شاہجہاں محل ہوٹل میں ایک قافلہ عرب لوگوں کا سیر و تفریح کی غرض سے آکر ٹھیرا ہوا ہے۔ ان میں ایک لڑکا بعمر دو سال بھی ہے۔ جس کے چہرے پر داڑھی موجود ہے۔ اس کے والدین سیفٹی ریزر سے روزانہ اس کی داڑھی مونڈتے ہیں۔ اگر داڑھی مونڈنے کا عمل جاری نہ رکھا جائے۔ تو بچے کے قد سے بھی زیادہ اس کی داڑھی لمبی ہو جائے +

(مرتبہ امتہ السلام قادیان)

۶۔ شولا پور۔ جو آریہ سماج ستیہ گرہ کے باعث بہت شہرت حاصل کر چکا ہے۔ احاطہ بمبئی کا مشہور شہر اور ضلع شولا پور کا صدر مقام ہے۔ یہ پونا سے جنوب مشرق کی طرف تقریباً ۱۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور نظام کی مملکت کے بہت قریب ہے۔ اس کی آبادی ڈیڑھ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ خوبصورت مندر اس میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ یہاں کپاس کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے شولا پور رُوئی کی بہت بڑی منڈی ہے +

۷۔ شاہِ انام جن کی عمر صرف اکیس سال ہے کلکتہ گئے ہیں۔ وہاں کے فرانسیسی سفیر نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ انام جزیرہ نمائے ہند چینی کے مشرقی حصہ کا نام ہے۔ یہاں کی آبادی تقریباً ۶۰ لاکھ ہے +

۸۔ حال ہی میں مسلم لیگ کے رہنماؤں نے لاڑکانہ (سندھ) میں دورہ کرتے ہوئے گورو کے مقام پر ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریریں کیں۔ اور دو قرار دادیں منظور کیں۔ جن میں سے ایک قرآن شریف کی طباعت و اشاعت کے متعلق تھی۔ اس قرار داد میں حکومت پر زور دیا گیا۔ کہ وہ کوئی ایسی آئینی پابندی عاید کرے جس کے ماتحت قرآن شریف کے چھاپنے اور مسلمانوں تک پہنچانے کا کام صرف مسلمان ہی کر سکیں۔ قرآن کریم کے متعلق اس قسم کی پابندی ابھی تک کسی صوبہ میں موجود نہیں +

۹۔ ہندوستان کی کل آبادی تقریباً ½۳۷ کروڑ ہے جس میں سے صرف دو کروڑ اکیاسی لاکھ آدمی لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ فی ہزار مردوں میں ۱۳۲، اور فی ہزار عورتوں میں صرف ۳۲ عورتیں نوشت خواند سے واقف ہیں۔ ہندوستان بھر میں اڑھائی سو کالج تین ہزار ہائی سکول۔ دس ہزار مڈل سکول۔ اور دو لاکھ پرائمری مدارس ہیں +

(مرتبہ محمودہ ثروت قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزمِ مصباح

(۱)

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ امسال نصرت گرلز ہائی سکول کے مڈل اور میٹرک کے امتحانات کا نتیجہ نہایت شاندار رہا۔ مڈل کے امتحان میں ۱۹ لڑکیاں سکول کی طرف سے شامل ہوئیں۔ جن میں سے ۱۷ خُدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوئیں۔ اور دو کمپارٹمنٹ میں آئیں۔ ان میں سے اوّل مسعودہ بیگم صاحبہ رہی ہیں۔ جنہوں نے ۵۸۷ نمبر حاصل کئے۔

اسی طرح میٹرک کے امتحان میں ۵ لڑکیاں شریک ہوئیں۔ جن میں سے ۴ کامیاب ہُوئیں۔ رقیہ بیگم صاحبہ اول رہیں۔ انہوں نے ۵۳۷ نمبر حاصل کئے ہیں۔ ان دونوں بہنوں نے سکول کے پچھلے ریکارڈ کو توڑ دیا ہے۔ دُعا ہے۔ کہ خُدا تعالیٰ ان کو مزید کامیابیاں عطاء کرے۔ اور خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔

آٹھویں کلاس کی طالبات نے اپنی کامیابی کی خوشی میں دینیات و ہائی کلاسز و معلمات کو ایک پارٹی بھی دی ﴿ (سکرٹری)

(۲)

ا۔ مجھے ٹیبل کلاتھ کے کونے کے لئے کٹنگ ورک کی۔ اور

ب۔ تکیے کے غلاف کے درمیان کیلئے ایک پھول کی جسمیں For get me not موٹے حروف میں لکھا ہو۔ اور اردگرد پھول ہوں۔

ج۔ اور دستی رُومال کے لئے خوبصورت اور نئی وضع کے پھول کی ضرورت ہے۔ کوئی بہن ارسال کر کے ممنون فرمائیں ﴿ (ممتاز اختر قادیان)

(۳)

مجھے غازی کمال اتاترک کی سوانحعمری کیضرورت ہے۔ جو اُردو میں ہو۔ ایسی کتاب کہاں سے اور کس پتہ سے دستیاب ہوسکتی ہے ﴿ (نصیرہ نزہت)

(۴)

مسعودہ بیگم صاحبہ کو معلوم ہو۔ کہ کیک بسکٹ وغیرہ کے متعلق مینیجر عصمت دہلی سے ایک کتاب "عصمتی دسترخوان" ملتی ہے۔ وہ منگوا کر ملاحظہ فرمائیں ﴿ (امتہ الرشید)

(۵)

مجھے تارکشی کی چوڑی بیل مطلوب ہے۔ کوئی بہن مصباح میں شائع کرا کر ممنون فرمائیں ﴿ (سارہ بیگم)

(۶)

کوئی مصباحی بہن تحریر فرمائیں۔ کہ جام کن کن پھلوں کا بنایا جاسکتا ہے۔ نیز کتنے عرصہ تک وہ خراب نہیں ہونے پاتا ﴿ (ایک خریدار)

(۷)

عام طور پر بہنوں کو چہرہ پر کیلوں وغیرہ کی شکایت رہتی ہے۔ اس کے متعلق میں ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آزمودہ نسخہ بتاتی ہوں۔ اور وہ یہ کہ وہ Sulphar Soap کا استعمال کیا کریں۔ یہ کیلوں کے لئے بے حد مفید ہے۔

(سکینہ بیگم سیٹھی)

(۸)

پھلوں کے داغ عام طور پر میز پوش وغیرہ پر پڑ جاتے ہیں۔ ان کے اُتارنے کا کوئی بہن اچھا سا طریق بتائیں جس سے داغ آسانی سے اُتر جائیں + (زبیدہ بیگم شفقت)

(۹)

فرنیچر پر جو دھبے پڑ جاتے ہیں۔ اُن کیلئے فرنیچر پالش استعمال کیجئے + (طاہرہ بیگم)

(۱۰)

کیا کوئی مصباحی بہن اس امر سے آگاہ فرما سکتی ہیں۔ کہ آنکھوں کے گرد جو سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔ انہیں کس طرح دُور کیا جا سکتا ہے + (رضیہ خاتون)

(۱۱)

ا۔ احمدی بیگم صاحبہ نے سلائی کے متعلق ایک کتاب کی ضرورت بیان کی تھی۔ ان کے جواب میں عرض ہے۔ کہ دفتر عصمت دہلی سے ایک کتاب بنام سوئی کا کام یا چمنستان خیاطی منگائیے۔ اس میں ۱۸۱ دلآویز کٹائی سلائی کے نمونے درج ہیں۔ قیمت شائد ڈیڑھ روپیہ ہے +

ب۔ بہن امتہ الحفیظ صاحبہ شمیم برما کی پہلے نظمیں اور مضمون بہت کثرت سے شائع ہوا کرتے تھے۔ مگر اب بہن موصوفہ نے نہ معلوم کیوں طویل خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ پھر اس طرف توجہ فرمائیں +

ج۔ جس کشیدہ کاری کی مشین کا اشتہار اخبار "الفضل" میں ہوا کرتا تھا۔ اُمید ہے کہ بہنیں بھی اس سے واقف ہوں گی۔ مَیں نے بھی وہ مشین منگائی تھی۔ لیکن اُس کے چلانے کا پتہ بالکل نہیں لگتا۔ اگر بنایا بھی جائے۔ تو اُوپر سے صاف اور نیچے سے ڈھیلے ڈھیلے تاگے بنتے جاتے ہیں۔ نہ معلوم اُس کی صحیح ترکیب کیا ہے۔ اگر کسی بہن کو مکمل ترکیب کا علم ہو۔ تو مطلع کر کے ممنون فرمائیں +

(ش الف بنت سید تاج حسین صاحب بخاری موضع سید الوالی)

(۱۲)

ا۔ جارجیٹ دھونے کا ایک آسان طریق جو میرا آزمودہ ہے۔ اور جس سے جارجیٹ بجائے سکڑنے کے بڑھ جاتا ہے۔ یہ ہے کہ پہلے جارجیٹ کو گرم پانی اور سن لائٹ صابن سے دھوئیں۔ پھر نچوڑ کر تھوڑی دیر سوکھنے دیں اسکے بعد جبکہ اس میں ابھی کافی نمی ہو۔ تیز گرم استری اس کی لمبائی اور چوڑائی پر دونوں طرف کر دیں۔ اور استری کے ساتھ ہی اسے سکھائیں۔ سوکھنے کے بعد کپڑا اپنی اصلی حالت پر آجائے گا +

ب۔ دہلی کی طرف مدار (یعنی آک) کے پتوں کا اچار ڈالنے کا دستور ہے۔ اگر وہاں کی کسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہن کو اس کی ترکیب معلوم ہو۔ تو مطلع فرمائیں۔ سُنا ہے کہ یہ اچار دردوں کیلئے مفید ہوتا ہے +

(احمدی بیگم قادیان)

(۱۳)

گذشتہ پرچہ میں سلائی کے کام کے متعلق کسی کتاب کی ضرورت ظاہر کی گئی تھی۔ سو عرض ہے کہ "جوہر نسواں" دہلی سے اسی غرض کے لئے شائع ہوتا ہے۔ اس کا مطالعہ کریں + (امۃ الرحمٰن رقیہ بیگم قادیان)

(۱۴)

۱۵ر اپریل کے مصباح میں سعیدہ خانم صاحبہ نے اپنے والد محترم کے لئے دمہ کا نسخہ دریافت کیا تھا۔ سو مندرجہ ذیل نسخہ جو مَیں لکھ رہی ہوں۔ میرے بھائی ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب کا تجربہ شدہ ہے۔

دیسی تمباکو ۴ تولہ۔ جنگلی کبوتر رنگ سیاہ ۱ عدد کبوتر کو ذبح کر کے اسمیں تمباکو رکھدیں۔ پھر اسکو ایک مٹی کے برتن میں بند کرکے گلکمت کرکے ۳۰ سیر اُپلوں کی آنچ دیں۔ بعد ازاں اس مٹی کے برتن سے سب کچھ نکالکر رکھلیں۔ خوراک ایک سے دو رتی تک ہمراہ مکھن + (اقبال خانم قلعہ صوبا سنگھ)

(۱۵)

(- مجھے سلمے اور تلے والے کپڑوں کو کیڑے سے محفوظ رکھنے کیلئے کسی ایسی چیز کی ضرورت ہے۔ جس سے کپڑا بھی بچا رہے اور سلمہ وغیرہ بھی سیاہ نہ ہو۔ برائے مہربانی کوئی بہن بذریعہ مصباح مطلع فرمائیں +

ب- مَیں یہ خبر بڑی خوشی سے لکھتی ہوں کہ میرے منجھلے بھائی بابو محمد اسمٰعیل صاحب فوق اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کے ہاں ۱۳ر مئی کو بفضلہ تعالیٰ لڑکا تولد ہوا۔ نام [illegible] بہنوں سے التماس ہے کہ وہ عمر دراز کی اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں + (ناصرہ طاہرہ قادیان)

رپورٹ اشاعتِ مصباح سوسائٹی

سالانہ امتحانات کے ہونے اور نئی کلاسز کے کھلنے کیوجہ سے سوسائٹی کے دو تین اجلاس منعقد نہیں ہو سکے لیکن اب بفضلِ خدا بدستور پہلے کی طرح کام جاری ہو گیا ہے۔ گذشتہ رپورٹ میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ خریدار بنانے والی بہنوں کی خدمت میں امتحان کے بعد انعامات پیش کئے جائینگے۔ سو ۲۷ر مئی کی میٹنگ میں انعامات تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔

انعامی کتب میں تحفہ گولڑویہ، براہین احمدیہ، دُنیا کا محسن اور حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے وغیرہ شامل تھیں۔ اسکے علاوہ ایک ایک پیڈ بھی رکھا گیا تھا۔ دس خریدار مہیا کرنے والی بہنوں کو اول الذکر دو کتابیں۔ اور پانچ مہیا کرنیوالیوں کو مؤخر الذکر۔ اور ایک ایک پیڈ پیش کئے گئے۔

چونکہ سوسائٹی ابھی اپنی ابتدائی منزلیں طے کر رہی ہے۔ اور خرچ کی کمی ہے۔ اِس لئے معمولی انعامات تقسیم ہوئے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو ارادہ ہے کہ آئندہ اس سے اعلیٰ انعامات رکھے جائیں۔ آئندہ میعاد کا وقت یکم جون سے لیکر ۱۵ر اگست تک ہے۔ اس عرصہ میں کم سے کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ جتنے خریدار کوئی بہن اپنی مساعی جمیلہ سے مہیا کرسکے +

دُوسرا امر جسپر اس میٹنگ میں غور کیا گیا۔ وہ یہ ہے کہ باوجود بار بار توجہ دلانے کے کسی بیرونی بہن نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوسائٹی کی طرف توجہ نہیں کی۔ دُوسری طرف اس کا دائرہ ابھی تک صرف دینیات کلاسز تک محدود ہے۔ اور جیسا کہ ظاہر ہے۔ جسقدر کوشش اور محنت کی توسیع اشاعت مصباح کے لئے ضرورت ہے۔ وہ ان قلیل التعداد ممبرات سے کماحقہٗ ادا نہیں ہوسکتی۔ لہذا فیصلہ کیا گیا۔ کہ سوسائٹی کے دائرہ کو ہائی اور مڈل کلاسز تک وسیع کیا جائے۔ تا وہ کمی جس کے باعث مصباح ابھی تک پورے طور پر اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکا پُوری ہو جائے۔

ایک اور امر جس کا ہمیں ایک گونہ افسوس ہے وہ یہ ہے کہ نہ معلوم بیرونی بہنوں کی طرف سے ہمیں کیوں کوئی اطلاع موصول نہیں ہوتی۔ گو مصباح میں اب بیرونی بہنوں کے مضامین شائع ہونے لگ گئے ہیں۔ لیکن جس حد تک اپنی توجہ اس طرف مبذول کرنے کی ان پر ذمہ واری عائد ہوتی ہے وہ انہوں نے محسوس نہیں کی۔ اُمید ہے بہنیں اور کاموں میں منہمک رہنے کے باوجود اپنی توجہ اس طرف بھی ضرور مبذول فرمائینگی۔

آخر میں بہنوں کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ بہنیں ہمارے لئے دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنا فرض کماحقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک اور امر قابلِ ذکر یہ ہے۔ کہ سوسائٹی کی اسسٹنٹ سکرٹری محترمہ محمودہ ثروت صاحبہ مقرر ہُوئی ہیں۔ سوسائٹی میں نئی داخل ہونیوالی ممبرات کے نام یہ ہیں:۔ سارہ بیگم صاحبہ، ناصرہ بیگم صاحبہ، عزیز اختر صاحبہ۔ ناصرہ بیگم صاحبہ، رقیہ بیگم صاحبہ، محمودہ بیگم صاحبہ۔ خاکسار (امۃ السلام سیکرٹری اشاعت مصباح سوسائٹی قادیان)

مُسلم نوجوانوں کے سُنہری کارنامے

شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر مدیر معاون الفضل نے حال میں ایک اہم کتاب تالیف کی ہے۔ جس کا نام انہوں نے "مُسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" رکھا ہے۔ اِس کتاب میں انہوں نے ایثار، دین کی راہ میں قربانی، شوقِ جہاد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اخلاص و فدائیت، حلم، اطاعتِ امیر، سوال سے نفرت، شوقِ تحصیل علم، فیاضی، دین کی راہ میں شدائد کی برداشت، غیرتِ ایمانی، دینی اُمور میں رازداری، پاسِ فرمان نبویؐ، ہاتھ سے کام کرنا، مہمان نوازی، راست گفتاری، عبادت گذاری، پابندیٔ نماز، آنریری قومی خدمت، سادہ معاشرت، ادائیگی قرض، شوقِ تبلیغ، صبر و رضا، خدمت والدین، دیانت، پابندیٔ عہد اور جرأت و بہادری کے متعلق مُسلم نوجوانوں کے کارناموں کو نہایت عمدگی کے ساتھ بیان کیا ہے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ناظر تعلیم و تربیت نے اس کتاب پر ریویو لکھا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اس کے متعلق خوشنودی کا اظہار فرما چکے ہیں۔ حجم ۱۷۶ صفحات اور قیمت ۸ر ہے۔ مضمون کی نوعیت کے لحاظ سے ہمارے نزدیک اس کتاب کا ہر احمدی گھر میں موجود ہونا ضروری ہے۔ تاکہ نوجوانوں میں اسلامی اخلاق پیدا ہوں۔ اور وہ سلف صالحین کے رنگ میں رنگین ہوکر اسلام اور احمدیت کی خدمت کر سکیں۔ خواہشمند احباب مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل مینجر احمدیہ بک سٹال قادیان سے طلب فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۵۴

وصیتیں

۵۳۷۳ء منکہ فاطمہ بیگم عرف جنو بیگم بیوہ میر دلاور علی ہاشمی مرحوم قوم پٹھان عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن بشارت منزل چوک اسپاں حیدرآباد دکن بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ محرم ۱۳۵۸ھ مطابق ۶ مارچ ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میرے قبضہ میں از قسم زیور و پارچہ مبلغ یکصد روپیہ سکہ عثمانیہ کل ہے جسمیں سے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اسکے سوا میری وفات تک اگر کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو اسکی نسبت بھی ۱/۱۰ حصہ کی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ماہوار آمدنی میری ذاتی پانچروپیہ سکہ عثمانیہ ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار انجمن مذکور الصدر کو ذریعہ مقامی انجمن دیتی رہونگی ÷ الامتہ:۔ فاطمہ بیگم ÷ گواہ شد:۔ سید بشارت احمد امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن۔ موصیہ میری رشتہ کی بھاوج ہے۔ اور میرے ہی زیر پرورش ہے ÷ گواہ شد:۔ حبیب اللہ خان عفی عنہ

نوٹ:۔ صہ سکہ عثمانیہ مساوی ہے ۱۲/۵ سکہ انگریزی ÷

۵۳۷۶ء منکہ مبارکہ بیگم زوجہ مولوی محمد افضل صاحب مولوی فاضل قوم راجپوت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔ مہر پانصد روپیہ جس میں سے -/۲۷۵ روپے بصورت زیور وصول کر چکی ہوں۔ باقی رقم میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ -/۱۹۱ روپے کے زیور اسکے علاوہ میرے پاس موجود ہیں۔ کل رقم -/۵۹۱ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ÷ الامتہ:۔ بقلم خود مبارکہ بیگم۔ گواہ شد:۔ محمد افضل قریشی خاوند موصیہ ÷ گواہ شد: عطا محمد والد موصیہ محرر صدر انجمن احمدیہ قادیان ÷

۵۳۷۴ء منکہ رشیدہ خاتون زوجہ محمد عبداللہ قوم قریشی ہاشمی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۳۱ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے جو کہ منقولہ ہے۔ چوڑیاں طلائی -/۱۱۰ روپے، گلوبند طلائی -/۱۴۵ روپے میرے خاوند کے ذمہ مہر -/۵۰۰ روپے تھا جسمیں سے دو صد روپیہ میں اپنے خاوند سے وصول کر کے مذکورہ زیورات پر خرچ کر چکی ہوں اور اب صرف -/۳۰۰ روپیہ میرا بقیہ مہر ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا ÷ الامتہ:۔ رشیدہ خاتون بقلم خود ÷ گواہ شد:۔ محمد عبداللہ قریشی خاوند موصیہ بقلم خود ÷ گواہ شد:۔ محمد شریف بقلم خود ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میز پوش یا تکیہ کی خوبصورت بیل

چادروں کے لئے بھی بہت موزوں ہے

(رنگ حسب پسند)

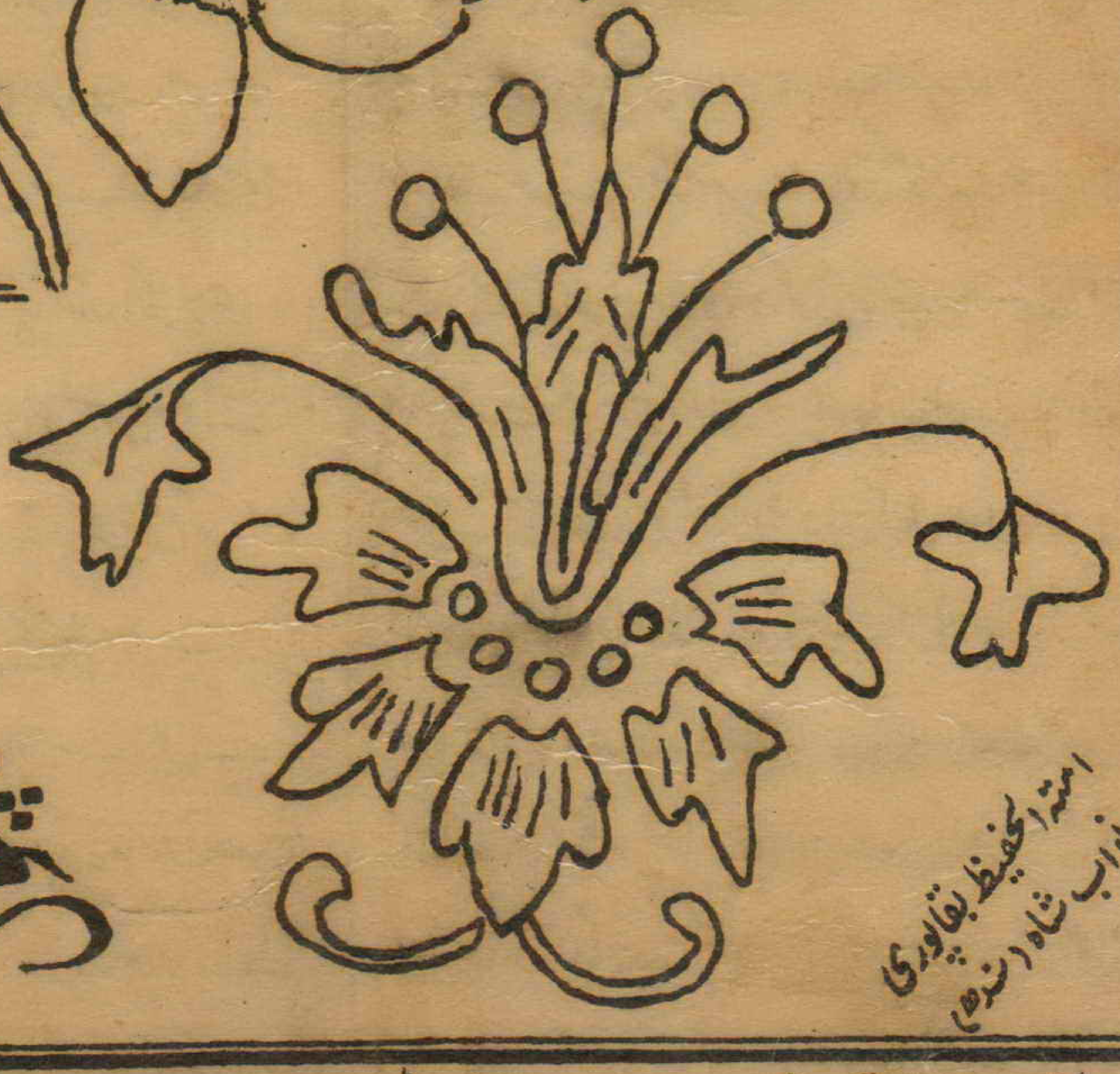

[illegible]

امۃ الحفیظ بقاپوری

نواب شاہ (سندھ)

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا